مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوۃ

کراچی

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

جلد نمبر ۴
شمارہ ۱۶

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر ایک مضمون

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کی اصل رپورٹ

زوال قادیانی آخری انجام کو پہنچا

جو فتنہ صبح اٹھا تھا وہ قرب شام کو پہنچا

فرنگی نبوت کا فرنگی سرزمین پر تعاقب

عمر فاروق

رضی اللہ عنہ

نبی حق سے جسے مانگے ضرورت ہو تو ایسی ہو — خدا جس کو بلا کر دے ہدایت ہو تو ایسی ہو

عمر کو روک کر دیکھیں کہو کفارِ مکہ سے — وہ کعبہ میں اذاں دیں گے جسارت ہو تو ایسی ہو

نہ تھا کوئی مخالف وقتِ بیعت اہلِ یثرب میں — قیادت ہو تو ایسی ہو، خلافت ہو تو ایسی ہو

حکومت ہو عمر کی اور بیٹا اس کا مجرم ہو — لگیں گے اس کو بھی دُرّے عدالت ہو تو ایسی ہو

لگا تھا جو سرِ منبر الی الجبل کا آوازہ — بصیرت ہو تو ایسی ہو بصارت ہو تو ایسی ہو

عدو بھی مانتا ہے آج تک جس کی فراست کو — عدو جس کی گواہی دے فراست ہو تو ایسی ہو

یہ قولِ مصطفیٰ ہے بعد میرے گر نبی ہوتے — یقیناً وہ عمر ہوتے لیاقت ہو تو ایسی ہو

ہیں محوِ خواب اب تک دیکھیے آغوشِ شفقت میں — محبت ہو تو ایسی ہو، رفاقت ہو تو ایسی ہو

کرے قاتل سے اپنے درگذر جو وقتِ بسمل بھی — تحمل ہو تو ایسا ہو، روایت ہو تو ایسی ہو

ملازم ہو سواری پر خلیفہ پا پیادہ ہو!

رضاؔ اپنے سے چھوٹوں پر عنایت ہو تو ایسی ہو

محمد طفیل رضا پپلاں (ضلع میانوالی)

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

۱۲ تا ۱۸ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۷ تا ۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اس شمارے میں

۱۔ ماہ محرم ـــــ اتفاق و اتحاد کی ضرورت ۵
۲۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضؓ ۷
۳۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ۱۰
۴۔ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس ۱۲
۵۔ استقبالیہ ۱۴
۶۔ قراردادیں اور مطالبات ۱۹
۷۔ ذکر و فکر ۲۱
۸۔ قادیانیوں کے پانچ سوالات ۲۲
۹۔ اخبار ختم نبوت ۲۳
۱۰۔ سیدنا حسین رضؓ (نظم) ۲۷

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک
سالانہ ۷۰/- روپے — ششماہی ۴۰/- روپے
سہ ماہی ۲۰/- روپے — فی پرچہ ۲/- روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۶۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نورالحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کشمور	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ڈیرہ غازی خان	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	حماد اشرف علی اللہ

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

خصائل نبوی ۔ ۱۶

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شہرہ آفاق ہیں، حق تعالیٰ شانہ نے بھی کلام اللہ شریف میں

وانک لعلیٰ خلق عظیم

سے آپ کے خلق کی تعریف فرمائی۔ آپ کے اخلاق جمیلہ اور عادات شریفہ آج دنیا میں ضرب المثل ہیں اور اخلاق محمدیؐ کی عالم میں دھوم ہے اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود حق سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کے اخلاق کی تعریف فرمائی۔ چنانچہ سورہ نون میں ارشاد ہے ن۔ وانک لعلیٰ خلق عظیم

اس آیت شریفہ میں کئی نوع کی تاکید کے ساتھ ارشاد ہے کہ بیشک تم بڑے اخلاق پر ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کا احاطہ اور احصا دشوار ہے۔ کتب حدیث کا بہت بڑا حصہ انہیں احادیث پر مشتمل ہوتا ہے۔ نمونہ کے طور پر اس باب میں مصنفؒ نے پندرہ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں

حدثنا عباس بن محمد الدوری الخ

خارجہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ حالات سنائیں، انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا حالات سناؤں (وہ احاطۂ بیان سے باہر ہیں) میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ تھا اس لئے گویا ہر وقت حاضر باش تھا اور اکثر حالات سے واقف۔ اس کے ساتھ ہی کاتب وحی بھی تھا) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ مجھے بلا بھیجتے میں حاضر ہو کر اس کو لکھ لیتا تھا (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ غایت درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے) جس قسم کا ذکر تذکرہ ہم کرتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی تذکرہ فرماتے تھے۔ جب ہم لوگ کچھ دنیا کا ذکر کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی قسم کا تذکرہ فرماتے (یہ نہیں کہ بس آخرت ہی کا ذکر ہمارے ساتھ کرتے ہوں اور دنیا کی بات سننا بھی گوارا نہ کریں) اور جس وقت ہم آخرت کی طرف متوجہ ہوتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت کے تذکرے فرماتے، یعنی جب آخرت کا کوئی تذکرہ شروع ہو جاتا تو اسی کے حالات اور تفصیلات، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے اور جب کچھ کھانے پینے کا ذکر ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے کھانے کے آداب فوائد لذیذ کھانوں کا ذکر، مضر کھانوں کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ، چنانچہ گذشتہ ابواب میں بہت سے ارشادات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوع کے گذر چکے ہیں کہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے، زیتون کا تیل استعمال کیا کرو کہ مبارک درخت سے ہے وغیرہ۔ یہ سب کچھ آپؐ ہی کے حالات کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

فائدہ اس حدیث میں مختلف مضامین تھے جن کی کسی قدر توضیح ترجمہ کے ساتھ ذکر کی گئی۔ اخیر جملہ کا ترجمہ مشائخ درس کے نزدیک یہی ہے جو لکھا گیا لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک شروح حدیث میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا حالات سناؤں اس کے ساتھ مرتبط ہے اور ترجمہ یہ ہے کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نوع کے حالات سنا سکتا ہوں) اس لئے جس قسم کے تذکرہ کی درخواست کرو وہ سناؤں کہ میں پڑوسی بھی تھا اور کاتب وحی بھی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں دین اور دنیا کھانا پینا غرض ہر قسم کے تذکرے شامل تھے اس لئے میں کیا سناؤں اور کونسا تذکرہ کروں کہ ہر تذکرہ عجیب تھا اور ہر حال لطیف ولذیذ۔ اس حدیث میں حضرت زیدؓ کا یہ فرمانا کہ جب وحی نازل ہوتی مجھے بلایا جاتا یہ اکثر اوقات کے اعتبار سے ہے کہ قریب رہتے تھے ورنہ ان کے علاوہ وحی کے لکھنے والے یہ حضرات بھی شمار کئے گئے ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ، حضرت ابیؓ۔ امیر معاویہؓ۔ خالد بن سعیدؓ حنظلہؓ علاء حضرمیؓ۔ ابان بن سعیدؓ یہ نو حضرات ہیں جو کاتبین وحی ہیں۔ حدیث بالا میں ایک اشکال یہ بھی ہوتا ہے کہ دنیا کا ذکر کھانے پینے کا ذکر ایک فضول تذکرہ معلوم ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ لایعنی چیزوں میں مشغول ہونے کی نہیں تھی جیسا کہ بہت سی احادیث میں وارد ہے گذشتہ باب کی طویل حدیث جو شروع میں گذری ہے اس میں بھی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضروری امور کے علاوہ سے اپنی زبان کو محفوظ رکھتے اس کا جواب یہ ہے کہ دنیا کا ہر تذکرہ فضول نہیں بلکہ دنیا کے اور کھانے پینے کے بہت سے تذکرے ضروری بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو واجب تھے اس لئے کہ ان چیزوں میں جائز ناجائز کسی چیز کا اچھا ہونا یا برا ہونا وغیرہ امور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ارشاد سے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تذکرہ آنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پر سکوت فرمانے ہی سے معلوم ہو سکتے ہیں چنانچہ اسی حدیث میں یہ مضمون بھی گذرا ہے کہ لوگوں کے حالات کی تحقیق فرما کر اچھی بات کی تحسین فرماتے اور بری بات کی برائی بتاتے اسی لحاظ سے دنیاوی تذکرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہوتے تھے نہ یہ کہ لغویات ہوتی ہوں۔

ماہِ محرّم

اتفاق واتحاد کی ضرورت

جوں ہی ماہ محرم الحرام کی آمد آمد ہوتی ہے تو ملک کے عوام میں ، فتنہ وفساد ابھرنے کے خدشات جنم لینے لگتے ہیں خدشات غلط بھی نہیں کیونکہ شاید ہی کوئی محرم ایسا گذرا ہو جس میں کہیں نہ کہیں تھوڑا بہت فساد رونما نہ ہوا ہو۔ گذشتہ سال کراچی میں جو فسادات ہوئے اس کے زخم ابھی مندمل نہیں ہو پائے کہ نئے محرم کے شروع ہوتے ہی گذشتہ محرم کے واقعات عوام کے دل و دماغ میں گردش کرنے لگے ہر شخص کی زبان پر ایک ہی دعا ہے کہ یااللہ محرم خیریت سے گذار دے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عوام کے ذہنوں میں یہ احساس کیوں اجاگر ہو رہا ہے ؟ فتنہ وفساد کے خدشات کیوں اُبھر رہے ہیں ؟ اور ان کا حل کیا ہے ؟

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ شیعہ حضرات جن جن شخصیتوں کو مانتے یا جن کی طرف خود کو منسوب کرتے ہیں۔ اہلسنت کے نزدیک ان کی محبت جزوِ ایمان ہے۔ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوں یا سیدہ فاطمۃ الزہراء ، سیدنا حسن ہوں یا سیدنا حسین (رضی اللہ عنہم) یا دوسرے حضرات سب کو مانتے ہیں اور کسی کی توہین یا تنقیص کرنا گناہِ عظیم سمجھتے ہیں۔ خاص طور پر شہیدِ کربلا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کربلا کے تپتے ہوئے صحراؤں میں حق و صداقت کے لئے اپنی اور اپنے خاندان کی جو قربانی پیش کی ہے اہلِ سنت والجماعت کے علماء اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے ماہِ محرم کے علاوہ بھی اس قربانی و ایثار کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

جب اہلِ سنت شیعہ حضرات کی تمام شخصیتوں کے ساتھ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں تو شیعہ حضرات کو بھی چاہیئے کہ وہ اگر اہلِ سنت کی شخصیتوں کو نہیں مانتے تو کم از کم ان کو گالیاں نہ دلوائیں ، ان پر سب نہ کرائیں اور جو فتنہ پرور عناصر ان پر تبرا کرتے ہیں ان پر کڑی نگاہ رکھیں۔ ایسے ہی لوگ ملک میں فتنہ و فساد کا موجب بنتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ملک کا امن و امان تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

ملک فتنہ و فساد کا قطعاً متحمل نہیں ہے۔ ہمارے ایک طرف بھارت کا عیار بنیا ہے جسے پاکستان کی ترقی و استحکام ایک آنکھ نہیں بھاتا ، دوسری طرف روس ہماری سرحدوں کے ساتھ ساتھ ڈیرے جمائے ہوئے ہے۔ اندرونی صورتِ حال بقول وفاقی وزیرِ داخلہ " قابلِ رشک اور اطمینان بخش نہیں ہے"۔ ڈاکہ زنی ، لوٹ مار ، قتل و غارت گری عام ہو چکی ہے ، غنڈہ عناصر نے شریف شہریوں کی زندگی اجیرن بنا رکھی ہے ، اغوا کی وارداتیں عام ہو چکی ہیں،

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

شراب، جوا اور دُوسری نشہ آور چیزوں کا استعمال کھلے بندوں ہو رہا ہے۔ شریف اور باعزت لوگوں کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ یہ واقعات ایسے ہیں جن پر تمام محبّ وطن شہریوں کو ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنا چاہیئے ملک کے اردگرد کے حالات اور اندرونی صورتِ حال کی بناء پر نفاق کی نہیں اتفاق کی ضرورت ہے ــــــ فساد کی نہیں اتحاد کی ضرورت ہے۔

اگر موجودہ حالات میں شیعہ اور سنی دونوں فریقوں نے احساس ذمہ داری کا ثبوت نہ دیا تو اس کا نقصان نہ صرف ملک کا نقصان ہے بلکہ اس میں بسنے والے کروڑوں عوام کا نقصان ہے۔ افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے جب سے افغانستان روسی جارحیت کا شکار ہوا ہے اس وقت سے وہاں افراتفری کا عالم ہے۔ خانقاہیں اُجڑ چکی ہیں اہلِ سُنت کی مساجد اور شیعوں کے امام باڑے ویران اور تباہ ہو چکے ہیں، مدارس دینیہ قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں کے لئے ترس رہے ہیں ــــــ روسی یہ نہیں دیکھتے کہ سُنی کون ہیں اور شیعہ کون۔ ان کی نظروں میں سب برابر ہیں۔ پاکستان میں بسنے والے تمام طبقوں اور تمام گروہوں کو افغانستان میں ہونے والے واقعات سے عبرت حاصل کرلی چاہیئے اور ایسے عناصر اور گروہوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے جو ملک میں فتنہ و فساد کا مُوجب بن سکتے ہیں۔

بریڈ فورڈ کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو

جلسہ نہ کرنے دیا، اسی جگہ پر مسلمانوں کا کامیاب جلسہ

رپورٹ نمائندہ ختم نبوت

باٹلے ــــ دیکھئے کانفرنس سنٹر لندن میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کی عظیم کامیابی سے بوکھلا کر قادیانی ٹولے نے ۷ اگست بروز اتوار باٹلے اور ۱۰ اگست بروز اتوار بریڈ فورڈ میں دو جلسہ ہائے عام کا اعلان کیا لیکن جونہی یہ اعلان غیور اور غیرت مند مسلمانوں تک پہنچا تو چند شرپسند انسان مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز پمفلٹ تقسیم کرنے کے علاوہ ٹاؤن ہال میں کونسل کی طرف سے جلسہ کی اجازت ملنے اور بریڈ فورڈ میں جلسہ کی اطلاعات ملتے ہی مسلمان نوجوان نے ان لوگوں سے احتجاج کیا کہ وہ ان حرکات سے باز آئیں جو برطانیہ میں لاکھوں مقیم مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب ہیں لیکن یہ شرپسند افراد کسی بات پہ توجہ کئے بغیر اپنی مہم کو جاری رکھے رہے یہاں تک اس گروہ کے کئی ایک اور شرپسند بھی مذکورہ مقام پر پہنچ گئے اور پمفلٹ وغیرہ کی تقسیم کے علاوہ مسلمانوں کا تمسخر بھی اڑاتے رہے اور پھر پولیس کی موجودگی میں ہاتھا پائی پر اتر آئے جب اس ہاتھا پائی کی اطلاع ان مسلمانوں کو ملی جو جامع مسجد مونٹ پلیزنٹ میں اس گروہ کے مکروہ عزائم کے خلاف پرامن احتجاج کیلئے جمع تھے۔ تو چند نوجوان حالات کی خبر گیری کیلئے جائے وقوعہ پر پہنچے تو کاروائی پولیس کی طرف سے لوگوں کو حراست میں لینے کے ساتھ اختتام پذیر ہو رہی تھی۔ ختم نبوت کے رضاکاروں کی گرفتاری کے خلاف باٹلے ڈیوزبری، بریڈ فورڈ، ہڈرزفیلڈ، اولڈھم، شیفیلڈ اور دیگر علاقوں کے لوگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا منظور احمد الحسینی اور قائدین جمعیت علماء برطانیہ، مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، مولانا عبیدالرحمٰن، قاری تصور الحق مولانا محمد موسیٰ قاسمی، مولانا اسماعیل بینات، مولانا محمد ابراہیم نرسانا، تقریباً بانی واحی، حاجی شبیر اعظم اور دیگر زعماء کی قیادت میں پولیس اسٹیشن پہنچے۔ مسلمانوں نے کئی گھنٹوں تک پولیس اسٹیشن پر امن مظاہرہ کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ جب تک لوگ پولیس اسٹیشن سے واپس نہیں جائیں گے اس اثناء میں لوگ پولیس اسٹیشن کے چاروں طرف کھڑے رہے تاکہ پولیس زیر حراست افراد کو کسی دوسری جگہ نہ منتقل کر دے لیکن پولیس کو بالآخر ایمان ختم نبوت کو رہا کرنا پڑا اور پھر مسلمانوں نے پولیس اسٹیشن سے واپسی پر جامع مسجد مونٹ پلیزنٹ احتجاجی جلسہ منعقد کیا جبکہ باٹلے ڈیوزبری کی حد تک ہونے والے بیان الاحقہ عمل ترتیب دینے کیلئے ایک ایکشن کمیٹی کی تشکیل کرنے کا اعلان کیا۔ اس احتجاجی مظاہرہ میں بٹلے ڈیوزبری کے بریلوی مکتب فکر کے افراد اور علماء بھی شریک تھے۔ اس موقع پر بریلوی مکتب فکر کے مولانا عبدالباری نے بھی اظہار خیال کیا۔ باٹلے میں قادیانیوں اور مسلمان نوجوانوں کے درمیان ہاتھا پائی میں مولانا محمد فاروق جالندھری نواسہ مولانا محمد علی جالندھریؒ ہڈرزفیلڈ زخمی ہو گئے جبکہ ایک قادیانی سر غنہ بھی زخمی ہوا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولپور

مراد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جن کے قبول اسلام پر فرشتوں نے تاجدار ختم نبوت ﷺ کو مبارکباد بھجوائی

پیکر عدل و حریت، مراد مصطفیٰ ﷺ، داماد مرتضیٰ، امام عادل، خلیفہ راشد، فاتح ایران و روم، خلافت راشدہ کے دوسرے تاجدار سیدنا عمر بن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رشتہ مصاہرت میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر ہیں۔ یوں تو آپ کی داستان عشق و وفا بہت طویل ہے مختصر حیات طیبہ کے چند اہم واقعات پیش خدمت ہیں۔ چونکہ آپ کا یوم شہادت اسلامی مہینے محرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ہے اسی مناسبت سے نہایت ہی اختصار کے ساتھ آپکی شہادت کا تذکرہ کرنے کی سعی کروں گا۔ گر قبول افتد زہے عزو شرف

آپکا قبول اسلام جس قدر اہل اسلام کیلئے تقویت کا باعث بنا، اور قوت اسلامی کیلئے استحکام، اور اعلاء کلمۃ الحق کیلئے مؤثر ترین ذریعہ ثابت ہوا۔ اتنا ہی خرمن باطل کیلئے برق جہاں سوز۔ اور کھیتی کفر و ضلالت کیلئے تباہ کن ثابت ہوا۔ آپؓ کے اسلام قبول کرنے سے ایک فرد کے دل کی دنیا نہیں بدلی۔ بلکہ وادی بطحا کی پوری آبادی ایک نئے انقلاب سے روشناس ہوئی۔

گلشن اسلام کے باغبانؐ نے جس سدا بہار پودے کو تزئین گلشن کیلئے بارگاہ خداوندی سے طلب کیا تھا اور جس کی نشوونما خصوصی توجہ سے فرمائی تھی وہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت تھی۔

جس کو علم و حکمت سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا جس کے قلب و روح کو تزکیہ نفس سے منور کیا گیا۔ اور جس کا جوہر بے بہا کو ہر پہلو سے درخشندہ فرمایا گیا جس کی حیات سے کفر لرزہ براندام تھا۔ وہ جنھیں خلیفۃ الرسول بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گلشن اسلام کی باغبانی سپرد کی وہ فاروق اعظم تھے۔ جس کیلئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دامن پھیلا کر بارگاہ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں اللّٰھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب کیساتھ عزت و تکریم عطا فرما۔ وہ جنھیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاروق جیسے عظیم لقب سے نوازا وہ جن کے اسلام لانے پر سید الملائکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عمرؓ کے اسلام قبول کرنے پر تمام فرشتے مبارک باد دے رہے ہیں۔ وہی فاروق رضی اللہ عنہ جن کی آمد پر گلشن نبوی میں بہار آئی ــــ وہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جنہوں نے علی الاعلان ہجرت کی اور فرمایا۔ کہ جس نے اپنے بچوں کو یتیم کرانا ہو۔ بیوی کو بیوہ کرانا ہو۔ اور ماں سے دور ہونا ہو آئے اور میرے ساتھ مقابلہ کرے۔ لیکن کسی ماں کے لال کو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے آنکھیں دوچار کرنے کی جراءت نہ ہوئی۔

وہ فاروق رضی اللہ عنہ جن کی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اکیس مقام پر تائید فرمائی۔ اور آپکی رائے کے مطابق قرآن پاک نازل ہوا۔ تاریخ شاہد ہے کہ آپؓ نے گلشن مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تعمیر و ترسیع، تزئین و آرائش سے رشک جنت بنایا۔ حسن انتظام سے سلطنت اسلامیہ کو ناقابل تسخیر قلعہ بنا دیا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کے فضائل و مناقب جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے۔ کہ سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق قرآن پاک کی اکیس آیات کریمہ نازل ہوئیں۔ احادیث میں بھی آپکے مناقب بکثرت وارد ہیں۔ ذیل میں چند ایک احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

فاروق

ابن جوزیؒ نے تاریخ عمر بن خطاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپؓ کو فاروق کا لقب دیا ہے

نزال کہتے ہیں کہ ایک روز ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے آپؓ خوشی و مسرت کی حالت میں تھے۔ ہم نے عرض کیا اے امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ کے متعلق کچھ بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام فاروق رکھا۔ یعنی حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا۔ پھر آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت نقل کی۔

یعنی اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب کے ساتھ عزت و تکریم عطا فرما۔

نجیب امت

۲

مسند احمد میں سیدنا علی المرتضیٰؓ سے روایت

نقل کی گئی ہے ۔ فرمایا ہر نبی کو اس کی امت میں سے سات عدد نجیب یعنی مخلص اور شریف لوگ عطا کیے گئے اور آپؐ کو چودہ نجباء یعنی شریف اور مخلص ساتھی عطا فرمائے گئے ان میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں ۔

—— ۳ ——

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے ۔

—— ۴ ——

مصنف عبدالرزاق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اس بات میں شک محسوس نہیں کرتے کہ عمر فاروقؓ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتی ہے ۔

—— ۵ ——

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جب تم صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو کبھی فراموش نہ کرنا کیونکہ کچھ بعید نہیں کہ ان کا قول الہام ہو اور فرشتے کی زبان سے بیان کر رہے ہوں ۔

—— ۶ ——

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند گرامی محمد بن حنفیہؒ نے آپ کی خدمت میں گذارش کی کہ
بخاری شریف ، ابوداؤد شریف اس روایت میں بھی حضرت علیؓ نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کے بعد تمام امت سے افضل قرار دیا ہے ۔

—— ۷ ——

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یعنی جس راستہ پر عمر بن خطاب ہوں گے ۔ اس راستہ پر شیطان نہیں گذرے گا بلکہ دوسرا راستہ اختیار کرے گا ۔
(بخاری و مسلم)

—— ۸ ——

ابن عساکر میں ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت نقل کی گئی ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آسمانی مخلوق میں ایسا کوئی نہیں جو عمرؓ کی عزت و توقیر نہ کرتا ہو اور زمین

پر شیطان ان سے دور بھاگتا ہے ۔ بہرحال مشت نمونہ از خروارے چند ایک روایات جو زیادہ تر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں نقل کر دی ہیں ویسے تو بیسیوں نہیں سیکڑوں مقامات ایسے ہیں جن میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رفیق معتمد عمر بن خطاب فاروق اعظمؓ کے مناقب بیان فرماتے ہیں بس اسی پر اکتفار کیا جاتا ہے ۔

آپ کی ایجادات و اولیات

آپؓ نے اپنے دور خلافت میں امت مسلمہ کی فلاح و بہبود کیلئے ایسی چیزیں ایجاد فرمائیں جو آپ سے پہلے نہیں تھیں انہیں اولیات عمرؓ کا نام دیا جاتا ہے خلاصہ پیش خدمت ہے

(۱) تراویح کو باجماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی بیس رکعت مقرر فرمائیں ۔

(۲) شراب کی سزا اسی درے مقرر فرمائی اور رشید ثقفیؓ کا گھر جو کہ فسق و فجور کا اڈا تھا جلا دیا ۔

(۳) تاریخ اور سنہ ہجری کو رواج دیا ۔

(۴) قرآن پاک کی ترتیب پر صحابہ کرام کو توجہ دلائی اور خود بھی اس اہم کام میں منہمک ہو گئے ۔

(۵) مفتوحہ ممالک کے لوگوں پر جزیہ اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کیا ۔

(۶) رعایا کی مشکلات معلوم کرنے کیلئے رات کو مدینہ طیبہ کے اردگرد گشت کرتے رہتے ۔

(۷) نئے شہروں کو آباد کیا ——— قاضی اور حکم مقرر فرمائے ——— مردم شماری کیلئے قبائل کے رجسٹر تیار کرائے ——— شرکائے بدر کے وظائف مقرر کیے اور انہیں دوسرے مسلمانوں پر ترجیح (دی) ——— مسلمانوں کے نوزائیدہ بچوں کے وظائف مقرر کیے ——— مصر سے کشتیوں پر غلہ لانے کا حکم صادر فرمایا ——— مسجد نبوی میں اضافہ اور اسکی تعمیر نو کرائی ——— حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت کے مطابق جزیرۃ العرب سے یہود و نصاریٰ کا اخراج کیا ۔

فوجی رضاکاروں کی تنخواہیں بیت المال سے مقرر کیں ——— بیت المال قائم کیا ——— شہری اور دیہاتی آبادی کی مردم شماری کرائی ——— زمینوں کی پیمائش کا کام کرایا ——— ممالک مقبوضہ و مفتوحہ کے الگ الگ صوبے بنائے ، آبپاشی اور آب رسانی کیلئے نہریں کھدوائیں ——— پولیس کا محکمہ قائم کیا ——— ائمہ اور موذنین کی تنخواہیں مقرر کیں ۔

مساجد میں روشنی کا انتظام فرمایا ——— مساجد میں وعظ کا طریقہ رائج فرمایا ——— بڑے شہروں میں مسافرخانوں کی تعمیر کرائی ——— نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم فرمایا ——— ایک ہزار چھتیس ۱۰۳۶ شہر مع مضافات فتح کئے ——— پانچ وقت نماز پڑھنے کیلئے چار ہزار مساجد بنوائیں ——— اور نو سو جامع مساجد بنوائیں ——— ابن سعدؒ نے لکھا ہے کہ آپ ہی نے دُرّا ایجاد فرمایا ——— مسجد نبوی میں کنکریٹ کا فرش لگوایا ۔

قاتلانہ حملہ اور شہادت

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا "حمد و ثنا اور صلوٰۃ وسلام علی خیر الانامؐ کے بعد آپ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا اور پھر گویا ہوئے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے ۔ جس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری موت کا وقت قریب ہے ۔ وہ اس طرح ہے ، کہ ایک سرخ مرغ نے میرے پیٹ میں دو تین ٹھونگے لگائے ہیں ۔ اس خواب کو میں نے اسماء بنت عمیسؓ (زوجہ علی المرتضیٰؓ) کے پاس بیان کیا ۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو عجم کا ایک آدمی قتل کرے گا ۔ روایت حدیث لمبی ہے ۔ راوی کہتا ہے کہ

آپ نے خطبہ دیا اور بدھ کے دن شہید کر دیئے گئے

مسند احمد $\frac{15}{16}$ مطبوعہ مصر

زہریؒ کا بیان ہے ۔ کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے مدینہ منورہ میں نوجوانوں کی آمد پر پابندی عائد کر دی تھی ۔ ایک مرتبہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

حاکم کوفہ نے دربار خلافت میں پیغام بھیجا۔ کہ اگر اجازت ہو تو ایک نوجوان جو کہ نجاری، نقاشی، آہنگری کا کام کرتا ہے۔ مدینہ منورہ بھیج دیا جائے۔ اسکی آمد سے بہت سے فوائد ہوں گے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ وہ نوجوان جس کا نام فیروز اور کنیت ابو لؤلؤ تھی۔ دربار خلافت میں حاضر ہوا۔ اور شکایت کی کہ میرے آقا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ پر محصول زیادہ مقرر کیا ہے۔ مقدار پوچھی تو کہنے لگا کہ ایک درہم روزانہ آپ نے فرمایا کیا کام کرتا ہے؟ کہنے لگا۔ نجاری، نقاشی، آہنگری فرمایا ان صنعتوں کے مقابلہ میں رقم کوئی زیادہ نہیں۔ تو وہ نوجوان (فیروز) پیچ و تاب کھاتا ہوا واپس لوٹ گیا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عمرؓ نے اس کو بلا کر فرمایا کہ مجھے بھی ایک چکی بنا دو جس سے بیت المال کے دانے پیسا کروں گا تو اس نوجوان نے ترش رو ہو کر غصہ کے انداز میں کہا کہ ایسی چکی بنا دوں گا۔ جسے لوگ یاد رکھیں گے۔ یہ کہہ کر چلا گیا آپؓ نے فرمایا کہ یہ نوجوان مجھے قتل کی دھمکی دے کر گیا ہے۔ ملخص از تاریخ الخلفاء صہ ۱۵۱

دوسرے دن وہی نوجوان ہاتھ میں دو دھاری زہر آلود خنجر لے کر مسجد کے کونے میں رات کی تاریکی میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ صبح کی نماز کے وقت جب صفیں سیدھی ہو گئیں تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مصلی پر تشریف لائے اور نماز شروع فرمائی ابو لؤلؤ مجوسی نے دفعۃً گھات سے نکل کر آپکے پیٹ میں چھ وار کئے۔ جن میں سے ایک ناف کے نیچے لگا۔ جس سے آپ گر پڑے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔

تلخیص از الفاروق مصنفہ علامہ شبلی نعمانیؒ صہ ۱۶۷

نماز کے بعد آپ کو گھر لایا گیا تو آپ کا پہلا سوال یہ تھا کہ میرا قاتل کون ہے؟ جواباً بتلایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ میری شہادت کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں ہوئی۔

اس مجوسی بے ایمان نے آپ کے علاوہ بارہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے چھ شہید ہو گئے۔

آپ کو نبیذ پلایا گیا جو پیٹ کے راستے باہر آ گیا پھر دودھ دیا گیا وہ بھی زخموں کے راستے باہر آ گیا۔

بعد ازاں آپ نے اپنے فرزند گرامی حضرت عبداللہ کو ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ ام المومنین سے میری تمنا بیان کرو کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کیساتھ دفن ہونا پسند کرتا ہوں۔ جب ام المومنینؓ کی خدمت میں تدفین کی درخواست پیش کی گئی۔ تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آج تک یہ جگہ اپنے لئے محفوظ کی ہوئی تھی لیکن امیر المومنینؓ کی خواہش کو ترجیح دیتی ہوں آپ کے صاحبزادہ نے جب اجازت کی خوشخبری سنائی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ تلخیص از تاریخ الخلفاء ۲۶ ذوالحجہ کی صبح کو قاتلانہ حملہ ہوا۔ اور یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو عدل و انصاف کا تاجدار رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق خاص۔ علی المرتضیٰ کا داماد۔ اور لاکھوں مربع میل کی مملکت کا فرمانروا اس دار فانی سے کوچ کر کے اپنے پروردگار سے جا ملا۔

آپکی شہادت کے بعد صحابہ کرامؓ کی کیفیت

آپ کی شہادت سے عالم اسلام پر رنج و الم کے بادل چھا گئے۔ صحابہ کرامؓ کی کیفیت بڑی اضطراب انگیز تھی۔ حضرت علی المرتضیٰ نے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار عجیب پیرایہ میں فرمایا۔ چنانچہ کتاب الآثار میں امام محمدؒ نے ابو حنیفہ اور باقر رضی اللہ عنہما کی روایت سے حضرت علیؓ کا فرمان نقل کیا ہے۔ کہ حضرت علی نے حضرت عمرؓ کی وفات کے وقت فرمایا کہ اس کفن پوش سے بہتر میرے نزدیک کوئی شخص نہیں ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہوں اور میرا نامہ اعمال بھی اس جیسا ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا حضرت عمرؓ کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ اور باقی دنیا کا علم دوسرے پلڑے میں تو آپکا پلڑا بھاری رہے گا کیونکہ آپکا علم نوے فیصد تھا۔

ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا بخدا حضرت عمرؓ نیک فہم اور زود رس شخصیت تھے۔

حضرت حذیفہؓ نے ارشاد فرمایا تمام آدمیوں کا علم حضرت عمرؓ کے علم میں پنہاں ہے۔ نیز فرمایا خدا کی قسم آپ کی شخصیت ایسی تھی کہ راہ خدا میں مشرکین کی ملامت کی پرواہ نہیں کی۔

آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے پانچ حضرات یعنی حضرت عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے آپ کی میت مبارکہ لحد میں اتاری۔ اور اس طرح دنیا اسلام کا آفتاب عالمتاب ہمیشہ کیلئے روضۂ اطہر میں چھپ گیا۔ آپکی مدت خلافت دس برس چھ ماہ چار دن ہے

ھکذا فی الفاروق مصنفہ علامہ شبلی نعمانیؒ صہ ۱۷۷

فیصل آباد میں
امیر شریعتؒ کی برسی

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) انجمن اصلاح نوجوانان اسلام نے بانی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ۲۴ ویں یوم وفات پر ان کی قومی دینی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے اور ان کی بلندی درجات کی دعا کی ہے اس موقع پر صدر اجلاس مولوی فقیر محمد نے کہا کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس دور میں جہاد کیا جب انگریز کا اقتدار اپنے عروج پر تھا آپ نے اس حکومت سے ٹکر لی جس کی فرمانروائی میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا انگریز نے شاہ صاحب کو ان کے مسلک سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا انہیں حریت پسندی کی پاداش میں ذہنی اور جسمانی اذیتیں دی گئیں انگریز کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شاہ صاحب نے اپنی قیمتی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند میں گزارا مگر ان کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آئی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تحریک تحفظ

باقی صہ ۱۹ پر

سیدنا حسین رضؓ

ریاضِ نبوی کا مہکتا پھول

تحریر: مولانا عبدالستار دولی

بنت حارث گھبراہٹ اور پریشانی کی حالت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نہایت ہی بھیانک اور ناگوار خواب دیکھا ہے۔ سرکارِ دو عالم نے فرمایا ــــ بیان کرو۔ بنت حارث نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب اتنا خوفناک ہے کہ بیان نہیں کر سکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بیان کرو، ایسا کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آپ ؐ کے جسم اطہر کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ تو نہایت مبارک خواب ہے اور اس کی تعبیر یہ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اسے گود میں لوگی۔ اور پھر کچھ ہی دن بعد اس خواب کی روشن تعبیر اور ریاضِ نبوی میں وہ خوش رنگ ارغوانی پھول کھلا جس کی مہک حق و صداقت جرأت و بسالت، عزم و استقلال، ایمان و عمل اور ایثار و قربانی کی وادیوں کو ابد الآباد تک بسائی اور جس کی رنگینی عقیق کی سرخی شفق کی گلگونی اور لالہ کے داغ کو ہمیشہ شرماتی رہے گی۔ شعبان ۴ھ کو علی المرتضیٰ رضؓ کا کاشانۂ مبارک حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت سے رشک گلزار بنا۔

اس پھول کے کھلنے کی خوشخبری جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سماعت فرمائی۔ تو فوراً اپنی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا کہ بچے کو دکھاؤ اور نومولود بچہ کو منگا کر اس کے کانوں میں آذان دی۔ اس طرح گویا پہلی دفعہ خود زبانِ وحی سے اس عظیم الشان بچہ کے کانوں میں ربِ کائنات کی وحدانیت کا صور پھونکا۔

دراصل اسی صور کا اثر تھا کہ آپ نے اعلائے کلمۃ الحق کی سنگلاخ وادیوں میں جس ناقابلِ تسخیر چٹان جیسا عزم و ہمت اور ثبات و استقلال کا مظاہرہ کیا۔ اور جو عظیم الشان اور حیران کن قربانیاں پیش کیں ان کی مثال دہر کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس مضمون میں آپ ؓ کی قربانیوں اور عظیم الشان شہادت کے واقعات کا تذکرہ مقصود نہیں۔ بلکہ آپ کی زندگی کے دوسرے حسین گوشوں کا تذکرہ ہوگا جن کو پڑھ کر دل و دماغ میں ایک کیف اور سرور کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ گرامی کو اس دنیا میں تشریف لاتے ہی جو عظیم الشان نعمت میسر ہوئی وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے ساتھ بے انتہا محبت و شفقت تھی۔ اور اس نعمت میں آپ کے بڑے بھائی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی دوسرا انسان شریک نہیں۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھنے کے لیے روزانہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور جب تک ان کو دیکھ نہ لیتے چین نہ آتا۔ آپ ؐ نے بڑی نازبرداری سے ان کی پرورش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو آغوشِ شفقت میں لیے ہوئے گھر سے نکلتے اور کبھی دوشِ مبارک پر سوار کیے ہوئے برآمد ہوتے ان کی ادنیٰ ادنیٰ تکلیف پر بے قرار ہو جاتے۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی آپ ؐ سے بے حد مانوس ہو گئے تھے کبھی نماز کی حالت میں پشتِ مبارک پر چڑھ کر بیٹھ جاتے کبھی رکوع میں ٹانگوں کے درمیان گھس جاتے کبھی ریش مبارک سے کھیلتے۔ غرض طرح طرح کی شوخیاں کرتے۔ شفیق نانا صلی اللہ علیہ وسلم نہایت پیار و محبت سے ان طفلانہ شوخیوں کو برداشت کرتے اور کبھی نادیباً بھی نہ جھڑکتے بلکہ ہنس دیا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی شفقت اور محبت آپ رضؓ کی فضیلت کا نمایاں جلی عنوان ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اہلِ بیت میں مجھ کو حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ ؐ خدا سے بھی اپنے ان محبوبوں کے ساتھ محبت کرنے کی دعا فرماتے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار قینقاع سے لوٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا

کے گھر تشریف لے گئے۔ اور پوچھا بچے کہاں ہیں، تھوڑی دیر میں دونوں دوڑتے ہوئے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹ گئے۔ آپ نے فرمایا خدایا میں ان کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب رکھ اور جو ان کو محبوب رکھے اسے بھی محبوب رکھ۔

نبوت کی حیثیت کو چھوڑ کر جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشری حیثیت کا تعلق ہے حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ذات گویا ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا جزو تھی۔ چنانچہ یعلیٰ بن مرہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اور جو شخص حسین رضی اللہ عنہ کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھتے ہیں۔

حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جنت کے گل خنداں فرماتے تھے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے جنت کے دو پھول ہیں۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہما نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی عشاء کی نماز کے بعد تشریف لے چلے میں بھی پیچھے ہو لیا۔ میری آواز سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کون؟ حذیفہ، میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری اور تمہاری ماں کی خدا مغفرت کرے کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے۔ دیکھو ابھی ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا۔ اس کو خدا نے اجازت دی ہے کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں اور حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس شفقت اور محبت کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آنکھوں کا بھی تارا بن گئے تھے۔ اور ہر صحابی رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ بے پناہ محبت اور شفقت کا سلوک کرتا چنانچہ ایک دفعہ بہت سے لوگ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتفاق سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور سلام کیا۔ سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب دیا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ جب سب چپ ہو گئے تو باآواز بلند کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ کہہ کر سب کی طرف مخاطب ہو کر حضرت عبداللہ نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں کہ زمین کے رہنے والوں میں آسمان کے رہنے والوں کو سب سے محبوب شخص کون ہے؟ پھر فرمایا "یہی شخص جو جا رہا ہے" (یعنی حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ شفقت کمسنی میں ہی آپ کے سر سے اٹھ گیا اور یہ ایک ایسا بڑا نقصان تھا جس کی تلافی ممکن نہیں تاہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت کا سلوک کرتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بدری صحابہ کے لڑکوں کا وظیفہ دو دو ہزار مقرر کیا تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محض قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ سے پانچ ہزار مقرر کیا۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ذات گرامی کو کسی صورت میں نظر انداز نہ ہونے دیتے تھے۔ ایک مرتبہ یمن سے بہت سے حلے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام میں تقسیم فرما دیے۔ آپ رضی اللہ عنہ روضہ اور منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ لوگ ان حلوں کو پہن پہن کر شکریہ کے طور پر آ کر سلام کرتے اسی دوران حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے نکلے۔ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نظر ان پر پڑی تو ان کے جسموں پر حلے نظر نہ آئے۔ یہ دیکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی جبین عدالت پر شکن پڑ گئی لوگوں سے فرمایا مجھے تمہیں حلے پہنا کر کوئی خوشی نہیں، لوگوں نے پوچھا اے امیر المومنین کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ ان لڑکوں کے جسم ان حلوں سے خالی ہیں۔ اس کے بعد فوراً حاکم یمن کو حکم بھیجا کہ اعلیٰ قسم کے دو حلے جلد از جلد بھیجو اور حلے منگوا کر دونوں بھائیوں کو پہنانے کے بعد فرمایا اب مجھے خوشی ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اہل بیت کے حقوق غصب کرنے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرنے کا جو پروپیگنڈہ ایک مخصوص گروہ کی طرف سے ہمارے ہاں کیا جاتا ہے ان روایات اور واقعات سے اس پروپیگنڈہ کا رد ہو جاتا ہے اور یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ رضی اللہ عنہ پر واری اور صدقے ہوتے تھے۔ اس کا مزید ثبوت حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر کوفہ کی تیاری کے وقت کے حالات و واقعات سے ملتا ہے کہ جب آپ تیار ہو کر کوفہ روانہ ہونے لگے تو آپ کے کوفہ جانے کی خبر مشہور ہوئی۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ دیا کہ آپ کوفہ نہ جائیں کیونکہ وہاں کے حالات آپ کے حق میں سازگار نہیں (تفصیل کے لیے تاریخ کی کتب سے رجوع کیا جائے)

اس بات پر اظہار افسوس کیے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ ارباب سیر نے آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات کی تفصیل پر بہت زور صرف کیا ہے۔ اور دوسرے فضائل کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کا یہ نہایت اہم حصہ ہے تاہم اختصار مناسب سمجھتے ہیں۔

کان الحسین رضی اللہ عنہ کثیر الصلوٰۃ والصوم والحج والصدقہ و افعال الخیر جمیعاً۔ یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ بڑے نمازی، بڑے روزہ دار، بہت حج کرنے والے، بڑے صدقہ کرنے والے اور تمام اعمال حسنہ کو کثرت سے کرنے والے تھے۔

تمام اخلاقی فضائل میں اساس الاخلاق عبادت ہے۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو تمام عبادات خصوصاً نماز سے بڑا ذوق تھا۔ نماز کی تعلیم بچپن میں خود صاحب شریعت

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

فرنگی نبوت کا فرنگی سرزمین پر تعاقب

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی اصل رپورٹ

جمعیت علماء برطانیہ کے تعاون سے ۴ اگست ۱۹۸۵ء کو ویمبلے کانفرنس سینٹر لندن میں یک روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں شرکت کے لیے برطانیہ کے تمام چھوٹے بڑے شہروں سے ہزاروں شمع ختم نبوت کے پروانے کوچوں، کاروں اور بسوں کے ذریعے ویمبلے کانفرنس ہال پہنچے۔ برطانیہ کے سینکڑوں علمائے کرام کے علاوہ سعودی عرب، پاکستان، بنگلہ دیش، مصر، افریقہ، کینیڈا، متحدہ عرب امارات اور دیگر ممالک سے ممتاز علماء کرام اور رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔

لندن سے چھپنے والے اردو اخبار جنگ اور وطن کی رپورٹ کے مطابق اب تک ویمبلے کانفرنس سینٹر میں ہونے والی تمام مسلم کانفرنسوں کے مقابلے میں اس کی حاضری سب سے زیادہ رہی۔ کانفرنس کے ہال میں تین ہزار افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ سارا دن بارش ہونے کے باوجود نہ صرف ہال سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جب کہ بے شمار لوگ سیڑھیوں پر بیٹھے اور کھڑے رہے۔ اس کے باوجود بہت سے افراد کو کانفرنس ہال میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے واپس جانا پڑا۔

اس کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست صبح ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک اور دوسری ۳ بجے سے شام ۷ بجے تک ہوئی۔ مجموعی طور پر یہ کانفرنس آٹھ گھنٹے جاری رہی۔ پہلی نشست کی صدارت مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت شیخ الحدیث مولانا خان محمد مدظلہ نے کی۔ جب کہ دوسری نشست کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے کی۔ اس کانفرنس کی کامیابی کا

رپورٹ: مولانا منظور احمد چنیوٹی

سہرا جمعیۃ علماء برطانیہ، برطانیہ کے مسلمان، مجلس تحفظ ختم نبوت، سعودی عرب اور پاکستان کے مشہور حضرات مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا علامہ خالد محمود، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد حنیف مہتمم خیر المدارس، مولانا محمد زکریا کراچی، اور دیگر علماء کرام کے سر ہے جنہوں نے رات دن ایک کر کے برطانیہ کے تمام شہروں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے دعوت دی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اس سلسلے میں اپنے تین وفد بھیجے۔ پہلا ۱۳ جولائی کو پہنچا۔ جو جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور منظور احمد چنیوٹی پر مشتمل تھا۔ دوسرا وفد ۲۰ جولائی کو پہنچا جو مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم نشر و اشاعت مجلس اور حضرت مولانا اللہ وسایا پر مشتمل تھا۔ جب کہ تیسرا وفد ۲ اگست کو پہنچا۔ جو مجلس کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اور نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن پر مشتمل تھا۔ مجلس کے وفود کے علاوہ دیگر علماء کرام کے وفود بھی اس کانفرنس کے سلسلے میں پہنچے تھے۔

کانفرنس کے آغاز میں تلاوت اور نظم کے بعد سب سے پہلے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جو لندن میں پاکستانی سفارت خانہ کے افسر مسٹر مراد علی نظامانی نے پڑھ کر سنایا۔ صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ

"گذشتہ چند برس کے دوران پاکستان کی حکومت نے بعض سخت قانونی اور انتظامی اقدامات کیے ہیں۔ تاکہ قادیانی خود کو مسلمانوں کے بھیس میں پیش نہ کر سکیں۔ قادیانیوں کو شعائر اسلامی پر عملدرآمد سے روکنے کے انتظامات کیے ہیں۔ پاکستان کی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہے کہ قادیانیت کے کینسر کا قلع قمع کیا جا سکے۔ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لیے یہ امر باعث افتخار ہے کہ انہوں نے قادیانی تحریک کے بانی کے گمراہ کن عقائد کو بے نقاب کیا ہے اور اس کی طرف سے خود کو "ظلی" یا "بروزی" نبی اور "مسیح موعود" کا دعویدار ثابت کرنے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا ہے۔

رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا عقیدہ نہ صرف مسلمانوں کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے۔ بلکہ یہ انسانیت کے لیے ایک رحمت بھی ہے جس کے ذریعے نسل آدم

کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیغام کی عالمگیر اور ابدی حیثیت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

صدر نے اپنی جانب سے اور پاکستان کی حکومت اور عوام کی جانب سے عالمی ختم نبوت کانفرنس کے منتظمین کو کانفرنس کے مقاصد کے لیے پوری حمایت اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ صدر نے یہ عہد بھی دہرایا کہ امت مسلمہ کی یک جہتی کو ہر قیمت پر برقرار رکھا جائے گا۔ صدر نے کانفرنس کے منتظمین کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے عالم اسلام کے لیے اس انتہائی اہم مسئلہ پر دنیا کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی ہے۔

صدر کے پیغام کے بعد جمعیت اہل السنۃ و الجماعت للدعوۃ والارشاد دبئی متحدہ عرب امارات کے جنرل سیکرٹری الشیخ خلیل احمد نے متحدہ عرب امارات کے چیف جسٹس احمد عبدالعزیز آل مبارک اور مذہبی امور سیکرٹری الشیخ محمد جمعہ سالم کے پیغامات پڑھ کر سنائے جس میں انہوں نے کانفرنس کے انعقاد کا خیر مقدم کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ منکرین ختم نبوت کے دجل و فریب سے پوری دنیا کو آگاہ کرنے کے لیے عالمی سطح پر منظم جدوجہد کی ضرورت ہے۔ سوا گیارہ بجے بنگلہ دیش کے ممتاز دینی و سیاسی راہنما جناب مولانا احمد اللہ حافظ جی حضور خطاب کے لیے مخاطب ہوئے۔ آپ نے پاکستان میں قادیانیت کے خلاف علمائے کرام کی جدوجہد اور حکومت کے اقدامات کو سراہا اور دوسری مسلم حکومتوں پر زور دیا کہ وہ بھی اس قسم کے اقدامات کی پیروی کریں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پوری دنیا کے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ اور اس کی حفاظت بھی پوری دنیا کے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف کے خصوصی نمائندہ الشیخ محسن الاصلاں نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنے عقائد کے تحفظ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ کیونکہ آج کفر و الحاد کے فتنے مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ قادیانی فتنہ بھی ان گروہوں میں سے ہے۔ جن کو استعماری طاقتوں نے مسلمانوں کو منتشر اور کمزور کرنے کے لیے کھڑا کیا تھا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ یک جہتی اور اتحاد کے ساتھ اس فتنہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ۔

ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اس کی حفاظت پوری دنیا کے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے ۔۔۔۔۔۔ حافظ جی حضور

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید اسعد مدنی نے کہا کہ قادیانی فتنے نے جس طرح پوری دنیا میں کفر و الحاد کا پرچار کیا ہے۔ اسی طرح اس کا ساری دنیا میں تعاقب کرنا ضروری ہے اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیائے اسلام کو اس خطرناک فتنے کے خدوخال سے آگاہ کریں۔

انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کے لیے اور باتوں کے علاوہ اسکی وہ تمام پیشگوئیاں ہی کافی ہیں جو سب کی سب قطعی جھوٹی ثابت ہوئیں مثلاً اس نے کہا تھا کہ میرا نکاح محمدی بیگم سے ہوگا۔ لیکن نہ نکاح ہوا اور نہ محمدی بیگم اس پر ایمان لائی۔ اسی طرح اس نے اپنی سچائی کا مدار قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری مجھ سے پہلے مر جائیں گے۔ لیکن مولانا مرحوم مرزا قادیانی کی موت کے بعد ٹھیک چالیس سال زندہ رہے۔

لندن میں سعودی سفارت خانہ کے وزیر مفوض الشیخ حاجی صادق مفتی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے جس کی مخالفت کرنے والوں سے سیدنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قتال و جہاد پر اجماع کیا ہے۔ اور مسلمانوں کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی موقف حجت اور اسوہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی عقائد کا تحفظ مسلمانوں کی ذمہ داری اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے جو علمائے کرام محنت کر رہے ہیں وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے زور دیکر کہا کہ سعودی حکومت اور اس کے فرمانروا خادم حرمین شریفین شاہ فہد قادیانیت کو اسلام کے خلاف ایک زبردست فتنہ اور خطرناک سازش سمجھتے ہیں۔ اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے محنت کرنے والوں کی جدوجہد کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

ممتاز مصری عالم دین اور اسلامک کلچرل سینٹر ریجنٹ پارک کے خطیب الشیخ زہران نے اپنے پر جوش خطاب میں کہا کہ پورے مصر میں ایک بھی قادیانی نہیں ہے۔ اور نہ ہی مصر کے عوام اور حکومت ختم نبوت کے کسی منکر کو اپنے ملک میں برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے کسی دعویدار کو ایک مسلمان معاشرہ میں برداشت کیا جائے۔ کیونکہ یہ سراسر کفر و ارتداد ہے جس کے خلاف جہاد تمام مسلمانوں پر فرض ہے لہٰذا یہ کانفرنس میں شریک ہونے والے ممتاز عالم دین مولانا مظہر عالم نے مغربی ممالک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت

علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیائے اسلام کو قادیانی فتنے کے خدوخال سے آگاہ کریں۔ مولانا مدنی

کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ ان سرگرمیوں کے تعاقب کے لیے منظم پروگرام وضع کریں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ افسوس مرزا قادیانی نے مقام نبوت نہیں سمجھا۔ نبوت کا انتخاب براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ غیر نبی اپنے عمل کے ذریعہ خواہ کتنا ہی اونچا ہو جائے۔ وہ مقام نبوت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عہدہ نبوت کے لیے سب سے پہلے چناؤ اور انتخاب حضرت آدم علیہ السلام کا ہوا۔ اور وہاں سے انسانیت کا سفر بھی شروع ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو چنتے رہے تا آنکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اللہ تعالیٰ نے فہرست مکمل فرما دی۔ اب یہ فہرست مکمل ہو چکی ہے۔ آپ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ وہ کذاب اور کافر ہے۔ اور اس کے جعلی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مطلب ہے کہ آپ پر نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا ختم نبوت کے قطعاً منافی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ پہلے سے نبی بنائے جا چکے ہیں۔ مولانا نے زور دے کر کہا کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف ختم نبوت کا انکار کیا بلکہ خود کو "محمد رسول اللہ" قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن نائب امیر مجلس نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا۔ کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں تاخیری حربے استعمال نہ کرے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مولانا کو جلد از جلد بازیاب کر کے ملزموں کو قرار واقعی سزا دے۔

آل جموں و کشمیر جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا محمد یوسف خان نے کہا کہ قادیانی گروہ صرف مذہبی فتنہ نہیں بلکہ ایک سیاسی گروہ ہے۔ جو مذہب کا لبادہ اوڑھ کر استعماری طاقتوں کے مفادات کیلئے کام کر رہا ہے۔

عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کی جھلکیاں

○ صبح ۷ بجے سے لوگ جوق در جوق ہال پہنچنا شروع ہو گئے۔

○ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ٹھیک ۸ بجے کانفرنس ہال تشریف لائے۔

○ دس بجے ہال کھچا کھچ بھر گیا کہ اس میں لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہ رہی۔

○ کانفرنس کا آغاز ٹھیک دس بجے ہوا۔

○ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علماء برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی نے ادا کیے جبکہ اس کا ساتھ ساتھ رواں ترجمہ انگریزی اور عربی میں مولانا اسمٰعیل رشید کرتے رہے۔

○ سیکورٹی فورس کا انتظام جمعیت نے کیا تھا۔ ان کی تعداد ۱۵۰ تھی۔

○ سیکورٹی گارڈ کے سینوں پر "خدام ختم نبوت" کا بیج لگا ہوا تھا۔

○ سیکورٹی کے عملے میں خان غالب خان سب سے نمایاں نظر آ رہے تھے۔

○ تمام علماء کے پہنچانے لانے لے جانے کی ذمہ داری مرکزی جامع مسجد ساؤتھ ہال کے نمازیوں نے لے رکھی تھی۔ جبکہ استقبالیہ میں بھی ساؤتھ ہال کے دو ساتھیوں کی ڈیوٹی تھی۔

○ استقبالیہ میں تقریباً سو میٹر کے قریب مجلس تحفظ ختم نبوت کا انگریزی، اردو میں لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

○ پہلا اجلاس دس بجے مولانا خان محمد صاحب مدظلہ امیر مجلس کی صدارت میں ہوا۔ اور ۲ بجے آپ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ جب کہ دوسرے اجلاس کی صدارت کے لیے مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا اعلان کیا گیا، اور اس کا اختتام حضرت مولانا غلام حبیب کی دعا پر ہوا۔

○ تمام مسلمان آخر تک حوصلے کے ساتھ مقررین کی تقاریر سنتے رہے۔ کوئی شخص آخر تک اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔

○ مسلمانوں کے جوش کا یہ عالم تھا کہ بار بار مجمع سے نعروں کی آوازیں بلند ہوتی تھیں۔

○ جہاں نعرہ تکبیر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد وغیرہ کے نعرے بلند ہو رہے تھے، وہاں یہ نعرہ بھی بڑے زور و شور سے بلند ہو رہا تھا۔

قادیانیت کا قبرستان!

انگلستان انگلستان

پورے مصر میں

ایک

بھی قادیانی

نہیں ہے

مصری عالم

الشیخ زبران

قادیانی ٹولہ پاکستان کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہا ہے: مفتی احمد الرحمن

جس مشن کا آغاز مولانا کشمیریؒ اور بخاریؒ نے کیا جاری رکھا جائیگا: شیخ الحفیظ

بھارت اور بنگلہ دیش میں فرنگی کے تسلط کے بعد ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے موقع پر مرزا غلام قادیانی کے خاندان نے مسلمانوں سے غداری کرتے ہوئے انگریزی فوجوں کا ساتھ دیا اور مسلمان حریت پسندوں کے خلاف جنگ لڑی۔ اس کے صلہ میں فرنگی حکومت نے اپنی وفاداری کے لیے بنائی جانے والی جماعت کی سربراہی کے لیے مرزا غلام قادیانی کو منتخب کیا۔ اور اس کے سر پر جھوٹی نبوت کا جعلی تاج رکھ کر اسے مسلمانوں کے خلاف سازش کے لیے تیار کیا۔ اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ساری زندگی انگریز کی وفاداری اور جہاد کی حرمت کا سبق دیا۔ اور اپنی نبوت کا مقصد اس کو قرار دیا کہ مسلمانوں کو انگریز کی وفاداری کے لیے تیار کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے قیام پاکستان کے موقع پر گورداسپور کو بھارت میں شامل کرا کے مسئلہ کشمیر کھڑا کرنے کی سازش کی اور قادیانیوں کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے پاکستان کے قیام کو عارضی قرار دیکر اکھنڈ بھارت کی پیشگوئی کی۔

انہوں نے کہا کہ ہمارے اکابر میں سے مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، اور مولانا اطہر علی نے قیام پاکستان کی پرزور حمایت کی تھی۔ اور مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد مولانا آزادؒ، حضرت مدنیؒ نے پاکستان میں اپنے پیروکاروں کو پاکستان کا وفادار رہنے کی تلقین کی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے لاہور میں دفاع پاکستان کانفرنس منعقد کر کے پاکستان کی حمایت اور اس کی حفاظت کے لیے جہاد کا اعلان کیا۔ جب کہ اس کے برعکس مرزا بشیر الدین محمود نے قیام پاکستان کو عارضی اور اکھنڈ بھارت کے نظریہ کو یقینی قرار دینے پر آخر دم تک ڈٹا رہا اور اس نے مرنے سے پہلے اپنی قبر پر کتبہ لگانے کی وصیت کی کہ مجھے ربوہ میں بطور امانت دفن کیا جائے۔ اور حالات سازگار ہونے پر میری میت کو یہاں سے نکال کر قادیان میں دفن کر دیا جائے۔ یہ کتبہ اس کی قبر پر آج بھی موجود ہے۔

جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی کھلم کھلا توہین کی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف

انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ کی مستقل کیفیت پیدا کرنے میں اس گروہ کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ قادیانیوں نے تقسیم ہند کے موقع پر خود کو غیر مسلموں کے ساتھ شمار کر کے گورداسپور کو بھارت کے حوالے کر دیا جس سے بھارت کو کشمیر کا راستہ ملا۔ اور یہ سارے جھگڑے کھڑے ہوئے۔ آج بھی یہ گروہ باقی ماندہ پاکستان کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے بھرپور محنت کریں۔

فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی نے تحریک ختم نبوت کے مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جس مقدس مشن کا آغاز علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور دوسرے اکابر علمائے اسلام نے کیا تھا۔ اسے جاری رکھا جائے گا۔

شہباز خطابت حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کا آغاز خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں کیا تھا۔ جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعویداروں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اس وقت تک تلوار کو میان میں نہ ڈالا جب تک ان کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں کر دیا۔

انہوں نے برطانیہ میں ختم نبوت کے نوجوان رضا کاروں کی تنظیم کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ تنظیم جیش صدیق اکبرؓ کے نام سے کام کرے گی۔ اور اس کے لیے تین سو تیرہ نوجوانوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔

ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ کے سربراہ ممبر شوریٰ مجلس اسلامی مولانا منظور احمد نے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے لیے مناظرہ اور مباہلہ کی دعوت کا اعادہ کیا۔

محترم ڈاکٹر خالد محمود نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی حیات اور نزول کے مسئلہ پر روشنی ڈالی اور کہا کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ملت اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سولی چڑھے ہیں نہ ان پر موت آئی ہے۔ بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا ہے۔ اور قیامت سے پہلے وہ نازل ہوں گے۔ قرآن وحدیث میں ان باتوں کی تصریح موجود ہے اور پوری ملت اسلامیہ کا عقیدہ یہی ہے۔ لیکن مرزا غلام قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح قرار دینے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے عقیدہ سے انکار کیا۔ اور قرآن وحدیث کی تحریف کر کے گمراہ کن تعبیرات دنیا کے سامنے پیش کیں۔

مجلس عمل کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برصغیر پاکستان

انتہائی بدزبانی کرتے ہوئے انہیں معاذ اللہ شرابی اور ان کے خاندان کو نعوذ باللہ مکار لکھا ہے۔ اور بدکلامی و بدزبانی کی انتہا کر دی ہے۔

سندھ اسمبلی کے رکن مولانا محمد زکریا نے خطاب کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے اپیل کی ہے کہ برطانیہ کے سکولوں اور سرکاری محکموں اور تنظیموں و اداروں میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی سیٹوں پر نمائندگی نہ دی جائے۔ اور ان کے ساتھ ایک الگ مذہبی گروہ کے طور پر مسلمانوں سے جداگانہ سلوک کیا جائے۔

مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانی حضرات مرزا کو "نبی" کہتے ہیں۔ جو دنیاوی معاملات میں خائن ہو، دھوکے باز ہو، حرام کھانے والا، جھوٹ بولنے والا بدزبان اور وعدہ خلافی کرنے

کہ انسانیت کے مسائل کے حل کے سلسلے میں کام مذاہب نے انسانیت کا ساتھ چھوڑ دیا ہے اور تمام ازم ناکام ہو چکے ہیں۔ صرف ایک مذہب اسلام ہے جو تمام مسائل کو حل کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ آخری دین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کی وجہ سے اس میں کسی قسم کی کمی یا کجی نہیں چھوڑی ہے۔ آپ نے کہا کہ قادیانی اور دیگر مذاہب کا تفصیلی مطالعہ اور ان کے طرز تبلیغ سے پوری واقفیت علماء کے لیے ضروری ہے۔ تاکہ وہ ان کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکیں۔

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کے جانشین مولانا محمد اجمل قادری نے کہا کہ اب تک قادیانی یہ سمجھتے تھے کہ ہم اپنے آقا کے ملک میں محفوظ ہیں۔

لال حسین اخترؒ نے انڈیا کا دورہ کیا پھر آپ نے ۶۷ء اگست سے لے کر ۶۹ء کے وسط تک مغربی جرمنی، انگلینڈ، جزائر فجی، اور دیگر ممالک دورہ کیا۔ اسی طرح مجلس کے کئی وفود نے یکے بعد دیگرے انڈونیشیا، متحدہ عرب امارات، اسپین، انگلینڈ، ماریشس، ری یونین، ساؤتھ افریقہ، کینیا اور دیگر ممالک دورہ کیا اور مجلس نے اس سلسلے میں کبھی تساہل یا تغافل نہیں برتا۔

راقم الحروف نے مسلمانوں کی توجہ اردو اخبارات کی طرف دلائی کہ یہ قادیانیوں کے خطوط اور ان کی گمراہ کن خبریں برابر چھاپ رہے ہیں۔ جب کہ یہ اخبارات مسلمانوں کے ہیں اور ۹۹ فی صد مسلمان ہی خریدار ہیں۔ اس طرح سے ان کی مرزائیت نوازی

مرزا قادیانی نے ساری زندگی انگریز کی وفاداری اور جہاد کی حرمت کا سبق دیا: مولانا اللہ وسایا

مجلس ختم نبوت پوری دنیا میں بھرپور تعاقب جاری رکھے گی۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

والا ہو۔ وہ نبی، مسیح، مہدی اور مجدد تو کیا ایک شریف انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں ہے مولانا نے مزید کہا کہ مرزا قادیانی کے قول اور فعل میں تضاد تھا۔ ایک طرف پردے کا حکم دیتا ہے۔ دوسری طرف خود اس کی خلاف ورزی کرتا تھا مولانا نے الفضل، سیرت المہدی اور دیگر کتابوں کے حوالوں سے بتایا کہ نوجوان لڑکی عائشہ، زینب اور مرزا کی بوڑھی ملازمہ بھانو اس کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اور یہ ان سے پاؤں دبوایا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی ٹانک وائن استعمال کرنے کے لیے منگوایا کرتا تھا۔ اور قادیانی روزنامہ، الفضل کے مطابق کبھی کبھی زنا بھی کر لیا کرتے تھے مولانا نے اپنی ۴۵ منٹ کی تقریر میں قادیانی کچا چٹھا خوب کھول کر بیان کیا۔

بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ دنیا کے تمام عقلاء اس امر پر متفق ہیں

لیکن تمام مسلمان اور علمائے کرام ہر جگہ پیچھا کرتے رہیں گے۔

جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے ناظم نشریات علامہ اشتیاق حسین نے تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں علماء دیوبند کی مسلسل جدوجہد پر خراج تحسین پیش کیا۔

مولانا مفتی محی الدین نے کہا کہ کیونکہ نبوت سے امت بنتی ہے۔ لہٰذا قادیانی اپنے آپ کو مسلمانوں کا فرقہ ہرگز نہ کہیں۔ یہ مستقل علیحدہ امت ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو صرف قادیانی، مرزائی، اور غلام دی کہہ سکتے ہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم اعلیٰ اور ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت شروع ہی سے پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے۔ ۱۹۶۳ء میں سب سے پہلے مولانا

ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

مولانا محمد فاروق صاحب بڈر شیلڈ نے کہا کہ ہم مرزا قادیانی کے پیروکاروں کا ہر موڑ پر مقابلہ کریں گے۔

کانفرنس سے مولانا عبدالرشید ربانی، قاری بشیر احمد، مفتی مقبول احمد، مولانا محمد آدم، قاری عبدالرشید رحمانی، مولانا حسین علی، مولانا مفتی محمد سلیم، مولانا قاری عبدالحئی عابد، مولانا محمد اقبال زنگوتی، مولانا فضل الٰہی تاج لیوی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن قاسمی، مولانا قاری محمد اسماعیل، مولانا امداد الحق، مولانا قاری محمد الیاس، مولانا قاری عبدالوہاب، مولانا محمد اسلم زاہد، مولانا امداد الحق نعمانی، مولانا بلال حسن ٹیل، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا قاری منصور الحق، مولانا محمد یوسف رحمانی، مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا یوسف سورتی، مولانا بلال احمد مظاہری، مولانا محمد اسمٰعیل مصطفٰے اور دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔

جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا اسعد مدنی اور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کے اعزاز میں جمعیۃ علماء برطانیہ کا استقبالیہ

مولانا منظور احمد الحسینی

شیفیلڈ (انگلینڈ) برو زسوموار ۱۲ اگست ۱۹۸۵ء کی شب جمعیۃ علماء برطانیہ کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اراکین کے اعزاز میں ایک شاندار استقبالیہ دیا گیا۔ جس کی صدارت مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے کی جس میں جمعیۃ علماء برطانیہ کے مرکزی راہنما صدر مولانا لطف الرحمان شیفیلڈ میں جمعیۃ کے مدرس رہان حضرت مولانا عبدالرحمٰن، جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرشید ربانی، سیکرٹری اطلاعات قاری تصور الحق، مدیر البلال مولانا محمد اقبال رنگونی، مولانا امداد الحسن نعمانی، مولانا محمد طیب جمعیۃ اہل سنت والجماعت، متحدہ دارالارشاد ابوظہبی (متحدہ عرب امارات) کے جنرل سیکرٹری مولانا خلیل احمد نہارودی اور ناظم نشریات مولانا اشتیاق حسین عثمانی، مولانا موسیٰ حسن قاسمی، مولانا محمد اسلم زاہد، حافظ محمد اکبر خان غالب خان کے علاوہ انگلینڈ کے ہر شہر سے کثیر تعداد میں علماء اور مسلمانوں نے شرکت کی۔ جب کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مرکزی ناظم نشریات مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مرکزی مجلس شوریٰ کے ممبر و ایڈیٹر ہفت روزہ ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا اللہ وسایا مرکزی مبلغ مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا ضیاء القاسمی، احقر اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

استقبالیہ کی ابتداء ۸ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ بعد ازاں مولانا سید محمد اسعد مدنی مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ملک میں آئندہ نسلوں کو تباہی سے بچانا تمام مسلمانوں کا اولین فریضہ

مسلمان حضورؐ کی عزت و ناموس کیلئے سب کچھ کر گزریں گے

مولانا ضیاء القاسمی

ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے لیے تعلیم کا صحیح بندوبست کریں۔ نیز قادیانیت کا سدباب بھی منظم طور سے کرنا چاہیے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے کہا کہ قادیانیت کا دوسرا نام جھوٹ، دجل اور فریب ہے۔ باطل کو حق اور غلط کو صحیح بنا کر پیش کرنا ان کا کام ہے اپنے باطل مذہب کو اسلام کا خول چڑھا کر یہ لوگ پیش کرتے ہیں۔ ان کی اس ملمع کاری کی وجہ سے ناواقف لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔

مولانا نے کہا کہ ۱۹۸۹ء میں یہ لوگ صد سالہ جوبلی منانے کا پروگرام رکھتے ہیں۔ آج سے دس برس پہلے مرزا ناصر قادیانی نے اس کے لیے جتنا چندہ مانگا تھا۔ مطلوبہ مقدار سے زیادہ جمع کر لیا گیا ہے اس کے علاوہ اسرائیل اور تمام اسلام دشمن طاقتیں ان کی بھرپور مدد کر رہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ کہ جماعت قادیانی کمزور ہے یہ قادیانیوں کی خاص تکنیک ہے۔

مولانا نے کہا آج باطل قوتیں مختلف طریقوں سے دنیا میں گمراہی پھیلا رہی ہیں۔ ان میں قادیانی سرفہرست ہیں کیونکہ قادیانی بننے کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ جب قادیانی اس کو مکمل طور پر قادیانیت کے گہرے گڑھے میں جھونک دیتے ہیں۔ اس کا توڑ یہی ہے کہ ان کے ساتھ خرید و فروخت کا معاملہ نہ کیا جائے کیونکہ ان کا حکم زندیق و مرتد کا ہے۔ ان کا ذبیحہ حلال نہیں ہے عیسائی کا خنزیر اور ان کا ذبیحہ دونوں برابر ہیں۔ کسی مسلمان مرد یا عورت کا ان سے ہرگز ہرگز

آئندہ نسلوں کو تباہی سے بچانا تمام مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے: مولانا اسعد مدنی

ہفت روزہ ختم نبوت

قادیانیت کا دوسرا نام جھوٹ، دجل اور فریب ہے: مولانا لدھیانوی

تعلق نہ ہو اور نہ ان میں سے کسی کو جرأت ہو کہ وہ ہمارے کسی مسلمان فرد سے رابطہ قائم کر سکیں۔ ہماری ملت کا تقاضا یہی ہے کہ ان کا مکمل طور پر معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔ آج کل برادریوں میں رنجش ہو جاتی ہے۔ اس رنجش کی بنیاد پر معاشی تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔ آپس میں بائیکاٹ کیا جاتا ہے۔ میں اس پر بحث نہیں کرتا کہ یہ شرعاً درست ہے یا نہیں لیکن یہ جانتا ہوں کہ برادریوں میں رنجش کی بنیاد پر تو ہم تعلقات ختم کر دیتے ہیں۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں سے تعلقات باقی رکھیں گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

مولانا نے پر جوش لہجے میں کہا کہ قادیانیوں نے سقوط بغداد پر قادیان میں چراغاں کیا گیا جشن منایا گیا۔ قادیانیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور ان کے ارگن الفضل میں اداریہ

آپ کی نسلیں یہاں موجود ہیں۔ آپ اپنے بچوں کی پڑھائی کا خود انتظام کریں۔ مدارس و مکاتب قائم کریں اگر نہیں کر سکتے تو قادیانیوں کے اسکولوں میں ہرگز داخل نہ کرائیں۔ ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں کے اسکولوں میں داخل کرا دیں مگر ان کے اسکولوں میں ہرگز نہ بھیجیں۔ کیونکہ ہندوؤں کو ہم ہندو اور سکھوں کو سکھ کہتے ہیں اور وہ بھی یہی سمجھتے ہیں۔ سکھ اور ہندو بھی اپنے آپ کو سکھ اور ہندو سمجھتا ہے اور کہتا ہے۔ اور ہم کو مسلمان سمجھتا اور کہتا ہے۔ مگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان بلکہ حقیقی مسلمان اور ہم کو "کافر پکا کافر" اور خنزیر سمجھتا ہے اس طرح سے خدانخواستہ ایک بچہ بھی قادیانی بن گیا تو ہم گنہگار ہوں گے۔

آپ کے بعد مولانا محمد یوسف امیر جمعیۃ علماء

کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ اب مسلمان جاگ اٹھے ہیں اگر قادیانیوں کے پاس وسائل زیادہ ہیں۔ اور ان کی نظر صرف ان پر ہے اور ہونی بھی چاہیے لیکن الحمد للہ ہماری نظر خداوند قدوس پر ہے۔ ہمیں اللہ کے بھروسے پر کام کرنا چاہیے اللہ کی مدد و نصرت ہمارے ساتھ ہے یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کا مسئلہ ہے مسلمان بے غیرت نہیں ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر سب کچھ کر گزریں گے جو ان سے ہو سکے گا۔

آخر میں محترم مولانا عبدالحفیظ مکی کی دعا پر استقبالیہ اختتام پذیر ہوا۔

۲ بجے مولانا عبدالرحمن اور شیفیلڈ کے مسلمانوں کی طرف سے تمام مہمانوں کو پر تکلف دعوت دی گئی۔ اسی قسم کا ایک استقبالیہ مولانا محمد بلال جمیل صدر جمعیۃ علماء برطانیہ لندن زون کی طرف سے بالم جامع مسجد میں دیا گیا۔ جس میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمن، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا خالد محمود، جناب عبدالرحمن یعقوب احمد باوا اور راقم الحروف کے علاوہ دیگر علماء کرام خطباء اور عامۃ المسلمین نے شرکت کی۔

مرزا قادیانی کی بد اخلاقی، بدزبانی اور گھناؤنے کردار کو منظر عام پر لایا جائے، مولانا یوسف

لکھا تھا۔ اس میں کہا تھا۔ کہ برطانوی فوجیں امام مہدی کی تلوار ہیں۔ اور ہم امام مہدی کی تلوار کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔" یہ ہمارے ملک و ملت کے قطعاً خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ مسلمان ان سے ہوشیار رہیں۔

مولانا نے کہا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ ایک مسلمان کا مقابلہ سو کافروں سے ہونا چاہیے۔ پھر تخفیف کر کے فرمایا گیا۔ اب تو ایک کا مقابلہ دس سے ہونا چاہیے۔ قرآن کریم نے یہ حد مقرر کر دی ہے۔ پورے مسلمانوں کو جوڑ کر قادیانیوں کا ہر طرح سے مقابلہ ہونا چاہیے۔

آخر میں مولانا نے کہا کہ کانفرنس کے بعد قادیانیوں نے جلسے کرنے شروع کر دیے ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے ایک بچے کو بھی ان کے جلسہ میں قطعاً نہ جانے دیں۔ یہ فیصلہ اس وقت تک ہے جب تک

آزاد جموں کشمیر پاکستان نے کہا یہاں کے مسلمانوں کے لیے اور مسائل کے علاوہ دو مسئلے نہایت ہی اہم ہیں ایک آئندہ نسل کا مسئلہ اور دوسرا قادیانیت کا مسئلہ مسلمانوں کو ان دونوں مسئلوں کے حل کے لیے جلد از جلد لائحہ عمل تیار کرنا چاہیے۔ قادیانیت کی تردید عام فہم لٹریچر سے ہونی چاہیے جو زیادہ تر انگریزی زبان میں ہو۔ لوگوں کے سامنے مرزا قادیانی کی بد اخلاقی، بدزبانی اور گھناؤنے کردار کو سامنے لایا جائے۔ تاکہ ان سے مزید نفرت پیدا ہو۔

آخر میں مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں عمومی طور پر برطانیہ کے تمام علماء اور مسلمانوں، خصوصاً جمعیۃ علماء برطانیہ کا تہ دل سے مشکور ہوں جن کے بھرپور تعاون سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ویمبلے ہال میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس

بقیہ: امیر شریعت کی برسی

ختم نبوت کے روح رواں تھے آپ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق تھا آپ ناموس رسول پر جان نچھاور کرتے تھے آپ نے تحفظ رسالت کے پروانوں کو فرقہ بندی کی دلدل سے نکال کر منکران ختم نبوت کے خلاف جہاد کیلئے ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں شیعہ سنی دیوبندی، بریلوی سبھی عقائد کے لوگ متحد ہو چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا دیا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن

قراردادیں اور مطالبات

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

قرارداد نمبر ۱

بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی گروہ کے سدباب کے سلسلہ میں عالم اسلام میں بڑھتی ہوئی بیداری پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے۔ اور تحریک ختم نبوت میں خدمت سرانجام دینے والے تمام مسلم مکاتب فکر کے قائدین اور کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے قادیانی فتنہ کے خلاف رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی، سعودی عرب، پاکستان، متحدہ عرب امارات، کویت، ملیشیا، مصر اور دیگر مسلم حکومتوں کے اقدامات کا خیرمقدم کرتا ہے اور ان کے علاوہ باقی تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے جیسا کہ انہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اسی طرح قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے اقدامات بھی کریں۔

قرارداد نمبر ۲

یہ اجتماع بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد میں عملی و اخلاقی حمایت کرنے والے تمام علماء کرام اور مسلم مکاتب فکر کی تنظیموں، اداروں اور مقامی اخبارات کا شکریہ ادا کرتا ہے اور اس تاریخی حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کی اب تک کی کامیابیاں تمام مسلم مکاتب فکر کے باہمی اتحاد اور مشترکہ مساعی کا ثمرہ ہیں۔ اور آئندہ بھی قادیانی فتنہ کے سدباب کے لیے تمام مسلم مکاتب فکر کے درمیان اشتراک و اتحاد ضروری ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ مسلمانوں کی والہانہ عقیدت و محبت اور عقیدہ ختم نبوت ہی آج کے دور میں تمام مسلمانوں کے اتحاد کی مضبوط و مستحکم بنیاد ہے۔

قرارداد نمبر ۳

یہ اجتماع برطانیہ سمیت دنیا کی تمام حکومتوں کو اس حقیقت حال کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانی گروہ امت مسلمہ سے قطعی طور پر ایک الگ امت ہے۔ جس نے ایک نئے نبی کو تسلیم کرکے خود کو مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے۔ لیکن یہ گروہ اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص شعائر و علامات استعمال کرکے التباس کی صورت برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ جو مسلمہ قانونی اور اخلاقی تقاضوں کے یکسر منافی ہے۔ اس لیے تمام حکومتوں کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی تشخص و امتیاز کے مسلّمہ حق کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ مذہبی گروہ قرار دیں۔ اور مسلمانوں کے مخصوص اداروں، مفادات و حقوق سے اس گروہ کو الگ کرتے ہوئے اسے تمام معاملات میں ایک الگ غیر مسلم گروہ کی حیثیت سے نمائندگی دیں۔

قرارداد نمبر ۴

یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ ان اقدامات کے عملی تقاضوں کی تکمیل کے لیے ضروری ہے کہ صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ اور کلیدی آسامیوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں اور دہریوں کے لیے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ یہ اجتماع اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلاتاخیر یہ اقدامات کرکے صدارتی آرڈیننس کو نتیجہ خیز بنایا جائے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قرارداد نمبر ۵

یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کو اڑھائی سال کا طویل عرصہ گذر جانے کے ساتھ ساتھ ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص میں قادیانیوں کے ہاتھوں نصف درجن مسلمانوں کی شہادت کے المناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ قادیانی گروہ کی یہ اشتعال انگیز روش پاکستان میں امن عامہ کے لیے مستقل چیلنج کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ گروہ عالمی استعماری قوتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے پاکستان میں امن عامہ کی صورت حال کو بگاڑ کر بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی راہ ہموار کر رہا ہے۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جارحیت کے سد باب کے مؤثر اقدامات کیے جائیں مولانا محمد اسلم قریشی کو جلد از جلد بازیاب کیا جائے اور ان کے اغواء شدہ کیس میں ان کے ورثا کے مطالبہ کے مطابق مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔ نیز ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

قرارداد نمبر ۶

یہ اجتماع فلسطین، افغانستان اور دیگر علاقوں میں استعماری طاقتوں اور غیر مسلم جارحیت کے خلاف بر سر پیکار مجاہدین کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کی جدوجہد کو تمام عالم اسلام کی مشترکہ جدوجہد قرار دیتے ہوئے انہیں مکمل حمایت و تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ یہ اجتماع تمام مسلم حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ ان مجاہدین کی عملی امداد و تعاون کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

قرارداد نمبر ۷

یہ اجتماع متعدد مسلم ممالک میں مسیحی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیوں پر تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے۔ متعلقہ حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے مسلمانوں کو ارتداد کا شکار بنانے والی ان سرگرمیوں کے سد باب کے لیے مشترکہ اور مؤثر اقدامات کریں۔

قرارداد نمبر ۸

یہ اجتماع بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجہ میں وہاں کی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کی جان و مال کو درپیش خطرات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور بھارتی حکومت کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں آئینی اور قانونی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کی روک تھام کرے۔

یہ اجتماع مسلم حکومتوں اور عالمی اسلامی اداروں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ بھارتی مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

قرارداد نمبر ۹

یہ اجتماع ایران عراق جنگ کی طوالت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دونوں حکومتوں سے اپیل کرتا ہے۔ وہ اس جنگ کو فوری طور پر بند کر کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کریں۔

قرارداد نمبر ۱۰

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جن قادیانیوں نے از خود پاکستان چھوڑ کر پاکستان کی دشمنی کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا ہے۔ ان کی پاکستانی شہریت کو فی الفور ختم کیا جائے نیز جو قادیانی افراد ملازمین بیرون ملک سے درآمد شدہ کیسٹوں اور ویڈیو کیسٹوں کے ذریعہ ملک میں بغاوت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ان کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔

قرارداد نمبر ۱۱

یہ اجتماع بیروت میں اسرائیل، عیسائیوں اور نام نہاد رافضی ملیشیا کی مشترکہ سازش کا شکار مظلوم فلسطین اور ان کے اسلحے سے شہید ہونے والے تمام شہداء فلسطین کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ اور مجاہدین کے خلاف کاروائی کرنے والوں کے معاونین ممالک سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ فلسطینی دشمن عناصر کی امداد و حمایت سے باز رہیں۔

قرارداد نمبر ۱۲

یہ اجتماع کانفرنس ہال سے باہر قادیانیوں کی طرف سے اشتعال انگیز لٹریچر کی تقسیم کی مذمت کرتا ہے اور حکام کو توجہ دلاتا ہے کہ پرامن کانفرنس کے شرکاء کو اشتعال دلانے کی یہ کوشش ناقابل برداشت ہے۔ لیکن اس کے باوجود کانفرنس کو پرامن رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

قرارداد نمبر ۱۳

یہ اجتماع شام میں اہل سنت کے علما کے خلاف مسلسل اور وحشیانہ مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں علماء شہادت پا چکے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت شام سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ علماء دشمنی کا رویہ ترک کر کے رواداری اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔

بقیہ: قادیانیوں کو لگام

کھلی ڈھیل دی ہوئی ہے انہوں نے سکھر کی مسجد پر بم پھینک کر نمازیوں کو شہید کیا۔ میرپور خاص میں نوجوان کا خون کیا ساہیوال میں قتل عام کیا۔ کنری میں مسجد کا گھیراؤ کیا مسجد کو بم سے تباہ کرنے کی دھمکی دی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طفیل ارشد کو ریوالور دکھا کر اور قتل کی کھلی دھمکی دی۔ ختم نبوت یوتھ فورس کو کو گولیوں سے اڑانے کی دھمکی دی۔
انہوں نے صدر ضیاء الحق اور وزیر اعظم جونیجو سے مطالبہ کیا ہے کہ آپ اپنے ان قادیانی چہیتوں کو لگام دیں ان کو روکیں۔

جناب حکیم محمد اختر صاحب

ذکر اور فکر کے برکات وثمرات

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حقوق العباد یا حقوق اللہ میں لغزشوں کے بعد ذکروا اللہ کی آیت سے کیا مراد ہے

صدور معاصی کے بعد ذکر اللہ سے مراد حسب ذیل ہے۔ (از روح المعانی ج ۴ صفحہ ۶۰)

ای تذکروا حقہ العظیم ووعیدہ اللہ تعالیٰ کا حق عظیم اور اس کی وعید کو یاد کرتے ہیں

ذکروا العرض علیہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی پیشی کو یاد کرتے ہیں۔

ذکروا سوالہ عن الذنب یوم القیمۃ اپنے گناہوں سے متعلق قیامت کے دن کے مواخذہ کو یاد کرتے ہیں۔

(۴) ذکروا نھیہ اللہ تعالیٰ کے منع فرمانے کو یاد کرتے ہیں۔

(۵) ذکروا غفرانہ اللہ تعالیٰ کی شان مغفرت کو یاد کرتے ہیں۔

(۶) ذکروا جمالہ فاستحیوا۔ اللہ تعالیٰ کے جمال کو یاد کر کے شرمندہ ہو جاتے ہیں کہ ہم نے غیر اللہ کی طرف کیوں توجہ کی اور غیر اللہ سے دل کیوں لگایا۔ آفتاب کے ہوتے ہوئے فانی چراغوں سے دل کا بہلانا نورِ آفتاب کی ناشکری ہے۔ مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

پیش نورِ آفتاب خوش مساغ
رہنمائی جستن از شمع و چراغ

گر خفاشے رفت در کور و کبود
باز سلطاں دیدہ را بارے چہ بود
باز اشہب را چو باشد خوئے موش
ننگ موشاں باشد و عار و حوش

ترجمہ: نورِ آفتاب کے سامنے شمع اور چراغ سے رہنمائی حاصل کرنا خلاف ادب ہے۔

بے گماں ترک ادب باشد زنا
کفر نعمت باشد و فعل ہوا

یقیناً یہ ترک ادب ہے اور کفر نعمت ہے۔ اور نفسانی فعل ہے۔ اگر چمگادڑ ظلمت پرستی میں اور غلاظت میں چلا گیا تو تعجب نہیں لیکن سلطان دیدہ باز کو کیا ہو گیا کہ وہ غیر اللہ سے دل لگا کر چمگادڑ بن گیا یعنی مقرب بارگاہِ حق روحوں کی شان تو تفسیر روح المعانی میں یہ ہے طہارۃ الاسرار من دنس الاغیار یعنی ان کا باطن غیر اللہ کی نجاست سے پاک ہوتا ہے۔ باز شاہی کے لیے چوہوں کی بری عادت زیب نہیں دیتی ورنہ وہ باز ننگ موش اور ننگ و حوش ہوگا۔

(۷) ذکروا جلالہ فھابوا اللہ کے جلال اور عظمت شان کو یاد کرتے ہیں پس ہیبت زدہ ہو جاتے ہیں ۔

زباں بے تیغ دکھدی نگاہ بے زباں دکھدی
ترے جلوؤں کے آگے ہمت شرح و بیاں دکھدی
(اصغر)

(۸) ذکروا ذاتہ المقدسۃ عن جمیع القبائح واحبوا التقرب الیہ — بالمناسبۃ بالتطہیر من الذمائم اور یاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو اور محبوب رکھتے ہیں اس کی طرف تقرب کو بذریعہ اخلاق ذمیمہ کی طہارت سے کما قال الرومی ؎

چوں شدی زیبا بدان زیبا رسی

ذکری فرقہ کا ابطال

ذکر کے مفاہیم مذکورہ کے پیش نظر فرقہ ذکری کا ابطال ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ فرقہ اعمال فرضیہ کے بغیر صرف ذکر کو نجات کے لیے کافی سمجھتا ہے۔ علامہ آلوسیؒ ارقام فرماتے ہیں لیس المراد مجرد ذکر اسمہ عزاسمہ

ذکر مقبول کی علامت

ذکر مقبول کی علامت یہ ہے کہ معاصی سے استغفار کی توفیق ہو جاتی ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ ذکروا اللہ کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔ فاستغفروا لذنوبھم یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قیامت کے مواخذہ کو یاد کر کے وہ گناہوں سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور آئندہ کے لیے عزم علی التقویٰ کرتے ہیں۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

مناظرہ

ایک قادیانی کے پانچ سوال اور ان کا جواب

قسط اول

تحریر: نسیم رانا

آجکل قادیانیوں کا طریقۂ واردات یہ ہے کہ وہ کسی ایسے مسلمان پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو مرزائیت اور قادیانیت کی اصل حقیقت کو نہیں جانتا اور پھر اسے کہتے ہیں کہ یہ ہیں ہمارے سوالات ــــ اپنے کسی مولوی سے پوچھو۔ ـــــ ایسا ہی واقعہ طیبہ مسجد عزیز آباد فیڈرل بی ایریا کراچی کے امام حافظ محمد عالم کے ہاں پیش آیا کہ ایک مسلمان سرکاری افسر نے انہیں ایک قادیانی کے لکھے ہوئے سوالات دیئے وہ یہ سوالات دفتر ختم نبوت کراچی میں لے آئے، اور دفتر سے میرے پاس پہنچے ـــــ اصرار یہ تھا کہ جواب فوراً دیا جائے ـــــ میں نے قلم برداشتہ ان کا جو فوری جواب تحریر کیا وہ قارئین ختم نبوت کے لئے "مناظرہ" کے عنوان سے پیش کر رہا ہوں ـــــــــــــــ نسیم

آئندہ اس قسم کے جو بھی سوالات آیا کریں گے ان کے جوابات محقق دوراں حضرت مولٰنا محمد یوسف لدھیانوی، استاذ المناظرین حضرت مولٰنا عبدالرحیم اشعر، مناظرین ختم نبوت مولٰنا قاضی اللہ یار، مولانا اللہ وسایا، مولٰنا تاج محمد فقیر والی، مولٰنا منظور احمد الحسینی، مولٰنا خدا بخش شجاع آبادی اور نسیم رانا صاحب دیا کریں گے۔ انہیں سوالات کا جواب دیا جائے گا جن پر سائل کا مکمل پتہ اور شناختی کارڈ کی فوٹو سٹیٹ ساتھ لگی ہوگی ـــــ ہم ان جوابات کو "مناظرہ" ہی کے عنوان سے پیش کریں گے (ادارہ)

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل اس آیت سے ثابت ہے کہ سب نبی فوت ہو چکے ـــــ کیونکہ خلت کا معنی موت ہے اور الرسل میں تمام نبی اور رسول شامل ہیں اور اس میں عیسٰی علیہ السلام بھی آجاتے ہیں۔

جواب

قادیانی حضرات نے اپنی تمام تر توانائیاں اس بات پر صرف کر دی ہیں کہ کسی طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام مر جائیں تاکہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح بنا دیں اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے انہیں تفسیر بالرائے بھی کرنی پڑے تو اس سے بھی وہ باز نہیں آئے ـــ

ـــ اس آیت کریمہ کے ساتھ بھی انہوں نے یہی سلوک کیا اور امت کے چودہ سو سالہ مفسرین اور محدثین کی تفاسیر کے خلاف اپنا یہ خود ساختہ مطلب نکالا کہ اس آیت کریمہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کی موت ثابت ہے۔ حالانکہ یہ آیت کریمہ اس وقت نازل ہوئی جب جنگ احد میں کفار نے یہ خبر مشہور کر دی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر چکے ہیں، خبر مشہور کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے حوصلے پست ہو جائیں۔ اللہ تعالٰی نے اس پر یہ آیت کریمہ نازل کی۔ اس میں کہیں موت کا ذکر نہیں ہے۔

خلا، خلو، خلت کا لفظ قرآن پاک میں متعدد

جگہ بر استعمال ہوا ہے ۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے :۔

کذالک ارسلنٰک فی امۃ قد خلت من قبلھا امم

"اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح بھیجا ہے ہم نے آپ کو ایک امت میں ، ہو چکی ہیں اس سے بیشتر امتیں ۔

اگر ہم یہاں خلت کا معنیٰ قادیانی حضرات والا کریں ۔ (یعنی "موت" کا) تو اس کا معنیٰ یہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی سب امتیں مر چکی ہیں حالانکہ موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے یہودی اور عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے عیسائی ابھی تک موجود ہیں ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ :۔

"میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں "

(اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

کیوں جناب ! یہ عیسیٰ پرستی مسلمان کر رہے ہیں یا عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے عیسائی —— اگر قد خلت من قبلھا امم کا معنیٰ یہ کیا جائے کہ آپ سے پہلے کی سب امتیں مر چکی ہیں تو یہ عیسیٰ پرستی کہاں سے آ گئی ؟

قرآن پاک میں جگہ جگہ یہود و نصاریٰ کا ذکر موجود ہے ۔ اور قرآن پاک نے ان کے عقائد کی دلائل و براہین سے تردید کی ہے ۔ اگر وہ زندہ ہی نہیں تھے تو تردید کیوں کی جا رہی ہے ۔ معلوم ہوا کہ خلت کا معنیٰ موت لینا قرآن پاک میں سراسر معنوی تحریف اور پھر اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شامل کرنا امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ اور اجماعی عقیدہ کے سراسر خلاف اور تفسیر بالرائے ہے ۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جو قادیانی حضرات ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار کر ان کی گردن پہ بیٹھنا چاہتے ہیں اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے ؟

"قد خلت من قبلہ الرسل اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے "

(جنگ مقدس تقریر اول ص۵)

رہی یہ بات کہ " الرسل " میں سب رسول مراد ہیں تو مذکورہ ترجمہ پھر پڑھ لیں ۔ مرزا صاحب نے اس کا ترجمہ " سب رسول " نہیں کیا بلکہ یہ کیا ہے کہ " اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے " قرآن پاک کی ایک اور آیت

"ولقد آتینا موسی الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل"

میں " الرسل " آیا ہے ۔ مرزا صاحب نے اس کا ترجمہ سب رسول نہیں بلکہ " کئی رسول " کیا ہے دیکھئے شہادۃ القرآن ص۴۵

الزامی جواب

قادیانیوں کے " نبی " (بادہ اس کو جو بھی مانتے ہیں) مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ مردوں میں سے نہیں ہیں پوری عبارت یوں ہے :۔

" یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے ولم یمت ولیس من المیتین وہ مردوں میں سے نہیں ہے "

(نور الحق حصہ اول ص۵۰)

اگر " قد خلت " کا معنیٰ موت اور " الرسل " میں سب رسول شامل ہیں تو موسیٰ علیہ السلام آسمان پر کیسے زندہ ہیں ؟

ایک اور بات

چند سطور پہلے میں نے اخبار بدر قادیان کا حوالہ نقل کیا تھا جس میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں اس لیے میدان میں کھڑا ہوں کہ

" عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں "

جب ہم مرزا قادیانی کی زندگی ، اس کی کتابیں اور اس کا کردار دیکھتے ہیں تو وہ ہمیں کہیں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑتے نظر نہیں آتے بلکہ معاملہ برعکس نظر آتا ہے اور وہ کچھ یوں ہے ۔

عیسائی —— عیسیٰ پرستی کر رہے ہیں

مرزا صاحب —— عیاشی پرستی کر رہے ہیں

جبکہ دعویٰ یہ ہے —— کہ میں مسیح موعود ہوں

مرزا صاحب کی عیاشی پرستی کا دستاویزی ثبوت ملاحظہ فرمائیے ، مرزا صاحب کہتے ہیں ۔

" سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو —— سو اگر ہم گورنمنٹ برطانیہ سے سرکشی کریں تو گویا اسلام ، خدا اور رسول سے سرکشی کرتے ہیں "

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۱۱)

" میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گذرا ہے ۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر انہیں اکٹھا کیا جائے تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں ۔

(تریاق القلوب ص۱۵)

قادیانیوں سے سوال

میں قادیانی حضرات سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ کسی نبی کے شایان شان ہے کہ وہ ایک ظالم و جابر حکومت کی کاسہ لیسی کرے اور اسے خوش کرنے کے لیے بقول خود اتنی کتابیں اور رسائل لکھے کہ پچاس الماریاں ان سے بھر جائیں ؟ کیا کسی سچے نبی کی مثال پیش کی جا سکتی ہے ؟ (جاری ہے)

اخبار ختم نبوت

ختم نبوت کا چار رکنی وفد انگلینڈ کے دورے اور حرمین شریفین کی حاضری کے بعد دوبئی پہنچ گیا،

دبئی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا چار رکنی وفد مجلس کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب مدظلہ کی قیادت میں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت، انگلینڈ کے مختلف شہروں کا تبلیغی دورہ اور متعدد تقریبات سے خطاب بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی حاضری کے بعد متحدہ عرب امارات کے تبلیغی اور تنظیمی دورے کیلئے دبئی پہنچ گیا۔

وفد متحدہ عرب امارات میں کئی ہفتے قیام کرے گا۔ دبئی سے ہمارے نمائندہ خصوصی نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی ہے کہ وفد نے وہاں کے علماء کرام سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ملاقاتوں کے علاوہ وفد کے پروگرام میں تبلیغی جلسوں سے خطاب بھی شامل ہے۔ دبئی پہنچنے پر وہاں کے علماء نے وفد کا بھرپور خیر مقدم کیا اور انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن کی کامیابی پر وفد کو مبارکباد پیش کی۔ وفد میں حضرت مفتی صاحب کے علاوہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا ناظم مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مولانا منظور احمد الحسینی شامل ہیں۔

شہر باٹلے برطانیہ میں قادیانیوں کو سکول قائم کرنے کی اجازت نہیں ملی

قادیانیوں کی درخواست پر مسلمان علماء نے درخواست دے کر اجازت رکوا دی

ہڈرزفیلڈ (نمائندہ ختم نبوت) یوکے کے صوبہ ویسٹ یارکشائر کے شہر باٹلے میں مرزائیوں نے سکول قائم کرنے کے لئے برطانیہ کی حکومت کے محکمہ تعلیم کو درخواست دی۔ ڈیوزبری باٹلے کے علماء نے اس درخواست کے خلاف درخواستیں دیں کہ قادیانی اسلام کے نام پر کفر کی تبلیغ کرکے دھوکہ دہی کے مرتکب ہو رہے ہیں اس لئے ان کو سکول کی اجازت نہ دی جائے محکمہ تعلیم نے وہ درخواست ڈسٹرکٹ کونسل کی ایجوکیشن کمیٹی کو بھیج دی۔ ٹاؤن ہال ہڈرزفیلڈ میں ۲۰ اگست ۸۵ء کو کونسلر حضرات پر مشتمل ایجوکیشن کمیٹی کا اجلاس ہوا مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب کی قیادت میں ڈیوزبری باٹلے ہڈرزفیلڈ کے علماء مولانا محمد اکرم مولانا فاروق احمد جالندھری مولانا نفیر محمد سمیت بیسوں علماء کرام ٹاؤن ہال میں کمیٹی کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کے لئے جمع تھے۔ چنانچہ کمیٹی کے ارکان نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کو سکول کی اجازت نہیں دی جا سکتی قادیانیوں کی ذلت سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اس موقع پر مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کے مسلمانوں کی قادیانیت کے احتساب کیلئے بیداری قابل تعریف ہے۔ اور مستقبل قریب میں اس کے گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔

ربوہ میں کلمہ طیبہ کی توہین پر مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں کا شدید احتجاج

(نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے راہنماؤں کا ایک اجلاس جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن صدیق آباد (ربوہ) میں مولانا خدا بخش کی صدارت میں ہوا۔ جس میں قاری شبیر احمد عثمانی، قاری محمد اسحاق، قاری عبدالہادی، شیخ منظور احمد صاحب، مولانا احمد یار چاریاری، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ صاحب و دیگر رہنماؤں نے شرکت

باقی ص ۲۵ پر

ملک کے نامور خطیب صاحبزادہ افتخار الحسن کو صدمہ

ملک کے نامور خطیب مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن صاحب فیصل آباد کے جواں سالہ صاحبزادے بجلی کا جھٹکا لگنے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

صاحبزادہ صاحب کیلئے یہ صدمہ بہت بڑا صدمہ ہے جس پر جتنا بھی اظہار رنج و غم کیا جائے کم ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے راہنماؤں امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم شعبہ تبلیغ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، مرکزی نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، جناب عبدالرحمن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی نے اس حادثے کی اطلاع پا کر دلی صدمے اور دکھ کا اظہار کرتے ہوئے صاحبزادہ مولانا سید افتخار الحسن شاہ صاحب سے دلی ہمدردی اور تعزیت کی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت بھی صاحبزادہ صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ ادارہ

قادیانی دشمن کے خلاف ردعمل کا راستہ مقامی حالات کے مطابق خود بھی متعین کرلیا کریں

بریڈفورڈ کے جلسہ سے الشیخ مکی، مولانا مفتی احمد الرحمٰن اور مولانا لدھیانوی کا خطاب،

بریڈفورڈ۔ بریڈفورڈ قادیانی جماعت کی طرف سے اعلان تھا کہ وہ ۱۸ اگست بروز اتوار کو کوئینز ہال مرلی سٹریٹ میں ایک جلسہ منعقد کرکے لوگوں کے سوالات کا تفصیلی جواب دیں گے اور عقیدہ ختم نبوت کے سلسلہ میں چند مولویوں کی طرف سے ان کے بارے میں جن غلط فہمیوں کو اچھالا گیا ہے انکے بارے میں وضاحت کریں گے لیکن بریڈفورڈ میں آباد مسلمانوں کی غیرت دینی نے جوش مارا اور وہ مقامی انتظامیہ کو حالات سے باخبر کرتے ہوئے بعد دوپہری سے کوئینز ہال کے تمام راستوں پر کھڑے ہوکر قادیانیوں کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ جبکہ مذکورہ مقام پر پولیس بھی حالات کو قابو میں رکھنے کے لئے موجود تھی۔ پولیس کی یقین دہانیوں کے باوجود کہ قادیانیوں کا جلسہ منسوخ ہوگیا ہے فدایان ختم نبوت آتش انتقام کو بجھانے کے ارادہ سے جلسہ کیلئے مقررہ جگہ سے ہٹنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن باوا، مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت، مولانا منظور احمد الحسینی اور اہل سنت والجماعت کی نمائندہ تنظیم جمعیت علماء برطانیہ کے راہنماؤں۔ مولانا فتح محمد مہر، مولانا مفتی محمد اسلم مولانا عبیدالرحمٰن، مولانا احمد پانڈور، مولانا موسیٰ قاسمی، مولانا محمد نعیم، مولانا بلال مظاہری، مولانا اسماعیل حسنیات، مولانا ابراہیم نوسارکا، مولانا محمد اکرم، مولانا محمد فاروق، قاری محمد الیاس، مولانا اسلم زاہد اور قاری نور الحق کی زیر سرپرستی جامع مسجد ہاورڈ سٹریٹ میں بریڈفورڈ کے علاوہ دیگر کئی شہروں سے مسلمان اپنی غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرنے کے لئے جوق در جوق پہنچ رہے تھے چنانچہ بعد نماز ظہر جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالحفیظ مکی نے اس گمراہ گروہ کے خلاف اپنی اپنی ذات کو تحریک بنا کر کام کا آغاز کرنے کی تلقین کی اور یہ بھی کہا کہ وہ کسی بالائی فیصلہ کے منتظر نہ رہا کریں بلکہ اس ذلیل دشمن کے خلاف ردعمل کا راستہ مقامی حالات کے مطابق خود بھی متعین کرلیا کریں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے اپنے طویل خطاب میں فرمایا کہ اس گروہ نے جسطرح غرور اور تکبر سے مسلمانوں کی غیرت وحمیت کو للکارا تھا اس غرور کو اللہ کریم نے خاک میں ملادیا اور جلسہ سے راہ فرار اس کی ابدی موت کا پیغام ہے۔ انہوں نے دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ ایسے لوگوں سے کسی قسم کا تعلق قائم کرنا لین دین کرنا، رشتہ داری کرنا اور انکا ذبیحہ کھانا قطعی حرام ہے اور انکا معاشرتی بائیکاٹ بھی اشد ضروری ہے۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے فرمایا کہ میں تو بس ختم نبوت کے پہرہ داروں کو سلام پیش کرنے حاضر ہوا ہوں لیکن ایک بات کہہ رہا ہوں کہ قادیانیوں کا مقصد مسلمانوں کو مرتد بنانا ہی نہیں بلکہ وہ تو اس کوشش میں بھی رہتے ہیں کہ ان کے بارے میں لوگوں کی نفرت غیر جانبداری میں بدل دیں لیکن یہ بھی دشمن کی خطرناک چال کے سوا کچھ نہیں لہذا اس دام فریب میں آنے سے بھی بچنے کی ضرورت ہے مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت نے مرزائیت کا نقشہ جب ان کی عبارتوں میں دکھایا ہال الاماں والحفیظ کے نعروں سے گونج اٹھا جلسہ سے مولانا عبدالرحمٰن باوا، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا فتح محمد مہر مولانا احمد پانڈور، حاجی شبیر اعظم، مولانا عبیدالرحمٰن مولانا موسیٰ قاسمی، قاری محمد الیاس، قاری تصور الحق اور مولانا فاروق نے خطاب کیا جب کہ اس موقع پر، سیکرٹری جمعیت مفتی محمد اسلم، مولانا بلال مظاہری مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اکرم، مولانا شمس الرحمٰن طارق مولانا ابراہیم نوسارکا، حافظ محمد بشیر قاسمی، مولانا اسماعیل حسنیات اور فقیر حاجی واجی بھی تمام کاروائی میں موجود رہے۔ جلسہ کی کاروائی قادیانیوں کے شکستہ انتظار کے بعد شام ۶ بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور آئندہ کیلئے ہمہ وقت دشمن اسلام گروہ سے ہر قسم کے مقابلہ کا اعلان کیا۔ جلسہ میں بریلوی مکتب فکر کی نمائندگی حافظ محمد رفیق چشتی نے کی جبکہ دیگر بریلوی علماء بھی انکے ہمراہ تھے۔

مجلس باہو کھوسہ کا

تعزیتی اجلاس

باہو کھوسہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت باہو کھوسہ متعلقہ جیکب آباد کا ایک تعزیتی اجلاس وادی مہران کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ انوار العلوم میں منعقد ہوا جس میں مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا محمد رحیم شیخ الحدیث و صدر مدرس مولانا عبدالخالق ثانی حمید عبدالواحد بروہی، عرض محمد صاحب جے ای ٹی، آئی، ضلع جیکب آباد کے جنرل سیکرٹری نیاز احمد بروچ، باہو کھوسہ کے زمیندار میر سیف الدین کے علاوہ ایک سو کارکنوں نے شرکت کی اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا تاج محمد مدنی کی وفات پر اظہار رنج وغم کیا گیا اور ان کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

بقیہ: ربوہ کے راہنما

ی۔ اجلاس میں ربوہ میں کلمہ طیبہ کی توہین پر زبردست اظہار افسوس کیا گیا۔ ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ کلمہ طیبہ کی توہین کرنے والے قادیانی کیخلاف مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے اور یہ بھی مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں سے اور ربوہ میں تمام مکانوں سے کلمہ طیبہ کو مٹایا جائے، چونکہ قادیانی کلمہ طیبہ کی توہین کرکے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔

مجلس کے مطالبے پر ربوہ سے دس قادیانی اساتذہ کا تبادلہ

ختم نبوت فیصل آباد کے ممتاز راہنما مولوی فقیر محمد کی طرف سے خیر مقدم

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے دس قادیانی اساتذہ کو تبدیل کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے صوبائی سیکرٹری تعلیم اور ڈی پی آئی سکولز پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی اساتذہ کو ہائی سکولوں میں ہیڈ ماسٹر لگانے کی بجائے ڈائریکٹوریٹ میں تعینات کیا جائے انہوں نے کہا کہ کافی عرصہ سے مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ ربوہ ٹی آئی ہائی سکول میں مرزائی اساتذہ کی اکثریت ختم کرنے کے لئے ان کے تبادلے کئے جائیں جبکہ مسلمان اساتذہ کی تعداد ۱۸ اور قادیانیوں کی ۳۳ تھی اب حکومت نے مجلس کا مطالبہ منظور کرتے ہوئے دس قادیانی استاد تبدیل کر دیئے ہیں ان کی جگہ مسلمان اساتذہ تعینات کئے جائیں گے انہوں نے سابق ہیڈ ماسٹر ملک محمد حیات کی اعلیٰ کارکردگی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ ہیڈ ماسٹر موصوف نے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر مرزائیوں کے مقابلہ میں سکول میں پڑھائی کا معیار بلند کیا اور مرزائیوں کا ہر سطح پر ڈٹ کر مقابلہ کیا انہوں نے ہیڈ ماسٹر کے بے وقت تبادلہ پر افسوس کا اظہار کیا چونکہ وہ محکمہ تعلیم میں براہ راست بھرتی ہونے کی بنا پر نیشنلائزڈ سکول میں نہیں رہ سکتے تھے مولوی فقیر محمد نے ان کی جگہ مسلمان ہیڈ ماسٹر تعینات کرنے پر ڈائریکٹر تعلیم فیصل آباد کے مستحسن اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔

کنری میں قادیانی شرارت

کنری پاک (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کنری کی پریس ریلیز کے مطابق مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طفیل ارشد نے اپنے بیان میں کہا کہ قادیانی ضمانتوں پر رہا ہونے کے بعد دوبارہ کنری شہر میں اپنے ناپاک سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر بازاروں میں گھومتے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم قانون کی اسی طرح خلاف ورزی کرتے رہیں گے اگر مسلمانوں اور تمہاری حکومت میں طاقت ہے تو روک لے۔ راتوں کو خفیہ اجلاس کرتے ہیں موجودہ حکومت اور ملک کے خلاف غلط افواہیں پھیلاتے ہیں اور رنجاسی مسجد کو بم سے اڑانے کی کھلی دھمکی دے رہے ہیں لہٰذا ضلعی انتظامیہ فوراً ان غنڈہ عناصر کو گرفتار کرے بصورت دیگر نقص امن کی ذمہ داری قادیانیوں اور انتظامیہ پر ہوگی۔

بقیہ: حضرت حسین رضی اللہ عنہ

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے حاصل کی تھی۔ اس تعلیم کا اثر اور فیض تھا کہ رات دن میں اکثر نوافل پڑھا کرتے تھے۔ روزہ بھی کثرت سے رکھتے تھے۔ اور حج کثرت سے پا پیادہ کرتے تھے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ۲۵ حج پیدل چل کر کیے۔

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں فراخ دلی سے خرچ کرتے تھے اور کوئی سائل کبھی آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے سے خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹتا تھا۔

ایک مرتبہ ایک سائل مدینہ کی گلیوں میں پھرتا پھرتا آپ رضی اللہ عنہ کے دردولت پر پہنچا آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کر کے باہر نکلے۔ سائل پر فقر و فاقہ کے آثار نظر آئے۔ اسی وقت خادم کو آواز دی اور پوچھا ہمارے اخراجات میں کچھ باقی رہ گیا ہے خادم نے جواب دیا آپ نے دو سو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لیے دیے تھے وہ ابھی تقسیم نہیں ہوئے۔ فرمایا ان کو لے آؤ اہل بیت سے زیادہ ایک مستحق آ گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت دو سو درہم کی تھیلی منگوا کر سائل کے حوالہ کر دی اور معذرت کی کہ اس وقت ہمارا ہاتھ خالی ہے اس لیے اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکتے۔

قادیانی مرتد کی مدح سرائی کی مذمت

بہاولپور (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر الحاج سیف الرحمان سرپرست اعلیٰ حاجی محمد ذکراللہ، نائب امیر حاجی عزیز، ناظم اعلیٰ چوہدری محمد علیم انچارج شعبہ تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، محمد ریاض چغتائی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مشہور قادیانی لیڈر ظفر اللہ خاں کی موت پر تعزیت کرنے والے راہنماؤں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق، وزیر اعظم محمد خان جونیجو، گورنر پنجاب، وزیر اعلیٰ پنجاب اور قادیانی نواز نام نہاد لیڈر حنیف رامے کے تعزیتی بیان پر جس میں مذکورہ بالا راہنمایان قوم نے ظفر اللہ آنجہانی کی مدح سرائی میں مبالغہ آمیزی سے کام لیا۔ تشویش کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ آنجہانی ظفر اللہ خاں انگریز سامراج کا ایجنٹ تھا۔ اس نے بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ یہ کہہ کر پڑھنے سے انکار کر دیا کہ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر یا مسلم حکومت کا کافر وزیر سمجھیں میرے نزدیک قائد اعظم مسلمان نہیں تھے نیز اسی کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع پاکستان کے بجائے ہندوستان کے پاس چلا گیا جس کی وجہ سے مسئلہ کشمیر مسلمانان پاکستان کیلئے درد سر بنا ہوا ہے مجلس کے عہدہ داروں نے ارباب اقتدار سے مطالبہ کیا کہ وہ ایک مرتد کی موت پر دعائے مغفرت کرنے سے ایمان کی تجدید کرائیں اور پوری قوم سے معافی مانگیں۔

صدر ضیاء قادیانیوں کو لگام دیں

کنری (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس کنری کے اطلاعات و نشریات کے سیکرٹری جناب قمر تبسم نے اپنے حالیہ بیان میں حکومت کی قادیانی نواز پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر صدر ضیاء الحق نے آرڈیننس کو صدق دل سے جاری کیا ہے۔ وہ اس پر عمل درآمد بھی کرائے مگر بجائے اس کے کہ وہ اس پر سختی سے عمل کرائے ان کو

باقی صفحہ ۳ پر

حسین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں

حسینؓ! ہم کہ ترے بندگانِ ناز و نیاز — تری شہادتِ عظمیٰ کے محرمانِ راز
کسی یزید کی چوکھٹ پہ جھک نہیں سکتے — ہزار بار ڈراتے رہیں لطیفہ باز
حسینؓ! ترے تصور سے جاگ اٹھتا ہے — وہ دل کہ جس کی متاعِ عزیز سوز و گداز
حسینؓ! تیری روایت کی ہمنوائی میں — میری حقیر شجاعت کے ولولے ہیں دراز
حضورِ سرورِ کونینؐ پر فدا ہونا
یہی ہے میری عبادت یہی ہے میری نماز

آغا شورش کاشمیریؒ

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3220

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

ربوہ چلو، ربوہ چلو!

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

آل پاکستان

ختم نبوت کانفرنس

بمقام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد ضلع جھنگ ربوہ

شمع ختم نبوت کے پروانو!

۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۵ء بروز جمعرات، جمعہ

زیر سرپرستی
مولانا خان محمد صاحب
کندیاں شریف

اس تاریخی کانفرنس میں تمام مکاتیب فکر کے علماء، راہنمایان قوم شرکت کریں گے کانفرنس کی تیاریاں زور و شور سے شروع کر دی گئی ہیں جس کے لئے مجلس استقبالیہ تشکیل دے دی گئی ہے جس میں فیصل آباد، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سرگودھا، جھنگ، اور چنیوٹ کے اراکین شامل ہیں۔ شمع ختم نبوت کے پروانے کانفرنس میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔

باہر سے پہنچنے والے حضرات کیلئے رہائش کا مناسب انتظام ہوگا

شعبہ نشر و اشاعت، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان
فون 76358